تیسرا ایڈیشن

ذِکرِ قلبی

قرآنِ پاک، احادیثِ مبارکہ اور سائنس کی روشنی میں



تحقیق و تالیف!
محمد صدیق طاہری

سعادت اشاعت محمد عمران طاہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ(۷:۲۰۵)

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کریں۔(الاعراف:205)

دلِ مردہ دل نہیں اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے اُمتوں کے مرض کہن کا چارہ

ذِکر قلبی

قرآنِ پاک، احادیثِ مبارکہ اور سائنس کی روشنی میں

تالیف

محمد صدیق طاہری نقشبندی

المتعلم بالجامعة العليمية الاسلامية (اسلامک سینٹر کراچی)

Student of Aleemiyah Institute of Islamic Studies Karachi

ناشر

بخشی طاہری پبلشر کراچی

بفیضانِ نظر:۔	حضرت خواجہ محمد طاہر عباسی بخشی نقشبندی المعروف سجن سائیں مدظلہ العالی
کتاب کا نام:۔	ذکر قلبی (قرآن پاک، حدیث مبارکہ اور سائنس کی روشنی میں)
تالیف:۔	محمد صدیق طاہری نقشبندی
پروف ریڈنگ:۔	محمد صادق طاہری، محمد عابد، خیر محمد
کمپوزنگ، ڈیزائننگ:۔	محمد صدیق، محمد یحییٰ صاحب، غلام حیدر
اشاعتِ اول:۔	ذی الحج 1434ھ، نومبر 2013
اشاعتِ دوم:۔	جمادی الثانی 1436ھ، اپریل 2015
اشاعتِ سوم:۔	صفر المظفر 1438ھ بمطابق نومبر 2016
سعادت اشاعت:۔	محمد عمران طاہری
تعداد:۔	1000 (ایک ہزار)
ہدیہ:۔	100 روپے
ناشر:۔	بخشی طاہری پبلشر کراچی

))))))(کتاب حاصل کرنے کیلئے)((((((

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز سندھ	المرکز اصلاح المسلمین ٹول پلازہ کراچی
مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی نزد عسکری پارک کراچی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اردو بازار کراچی
محمد صدیق طاہری 0307.2985450 (کراچی)	محمد عمران طاہری 0321.8740476 (کراچی)
طاہر الحسن غزالی طاہری 0321.4589918 (لاہور)	بلال حسین طاہری 0346.5735533 (راولپنڈی)
جمشید خالد طاہری 0346.6770948 (سیالکوٹ)	محمد تیمور طاہری 0334.2662478 (حیدر آباد)
عبد الرؤف طاہری 0302.2182945 (حب چوکی)	عبد الواحد طاہری 0345.3410853 (اوتھل)
www.Maktabah.org	Facebook.com/Zikre Qalbi

فہرست

اللہ، اللہ، اللہ

انتساب

اُس عظیم ھستی کے نام جس نے نہ صرف اللہ رب کریم کی عطا سے کئی مُردہ دلوں کو جِلا بخشی بلکہ خلقِ خدا کو خالق سے بھی ملایا ، میری مراد ، سندھ کے مشہور و معروف ولی کامل،حضرت اللہ بخش غفاری نقشبندی المعروف سوھنا سائیں(نور اللہ مرقدہ)جن کا فیض آج بھی ان کے لخت جگر،نور نظر حضرت قبلہ خواجہ محمد طاھر بخشی نقشبندی المعروف سجن سائیں (مدظلہ العالی) کی صورت میں تشنگان معرفت کے قلوب کو روشن اور درخشاں کر رھا ہے اور کرتا رہے گا۔

اور

اُن تمام خواتین و حضرات کے نام جو ذکر قلبی میں مداومت اختیار کئے ھوئے ھیں یا اِس کے حصول کیلئے سرگرداں ھیں۔

محمد صدیق طاھری غفرلہ

دل

لائے دلبر دل وچ ڈیرے　　تیڈے ڈیکھن دے وچ پھیرے

ایہا دل محراب مصلےٰ　　ایہا دل ہے طور تجلےٰ

ایہا دل ہے عرش معلےٰ　　ہے دلبر اصلوں نیڑے

ایہیں دل وچ نور عیان　　ایہا دل مکتب قرآن

ایہیں دل وچ جملہ جہان　　پر ھوون بخت بھلیرے

کلام:۔ حضور پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ

خرِد نے کہہ بھی دیا، لاالہ تو کیا حاصل

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

(اقبال)

دلِ مردہ دل نہیں، اسے زندہ کر دوبارہ

کہ یہی ہے اُمتوں کے مرضِ کُہن کا چارہ

(اقبال)

پیش لفظ

اکیسویں صدی کی اس تیز ترین دنیا میں انسان اس قدر مصروف(Busy)ہو چکا ہے کہ نہ صرف احکام الٰہی سے کوسوں دور ہے بلکہ اپنے خالقِ حقیقی کو یاد کرنے سے بھی عاری نظر آتا ہے۔ مسلمانوں کی مجموعی صورت حال دیکھیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ مسلمان نہ صرف دنیاوی میدانوں میں ابتری کا شکار ہیں بلکہ دینی اور روحانی معاملات میں بھی بہت پیچھے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر ہم میں سے ہر کوئی انقلاب(Revolution)کی بات کرتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ انقلاب آئے گا کس چیز سے؟ اس کا جواب خود لفظ انقلاب میں موجود ہے، یہ قلب کا مصدر ہے جس کا معنی ہے تبدیل ہونا اور عربی میں دل کو بھی قلب کہا جاتا ہے۔ دراصل دلوں کے تبدیل ہونے کا نام انقلاب ہے، جب تک یہ بدل نہ جائیں تب تک کسی انقلاب کی توقع کرنا بے سود ہے، چاہے وہ دینی ہو، روحانی ہو، معاشرتی ہو، فکری ہو، انفرادی ہو یا کہ اجتماعی ہی کیوں نہ ہو۔ لہذا ہم میں سے ہر فرد کو اپنے دل کو بدلنے یعنی دل کی درست اصلاح کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ تمام اعضاء کا بادشاہ(King) ہے اور اس کی اصلاح میں دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز پنہاں(Invisible)ہے۔ دل کی اصلاح ہو جانے کے بعد ہم نہ صرف اپنے مقصدِ تخلیق کو جان پائیں گے بلکہ خالق کائنات کی معرفت بھی ہمارا مقدر ہو گی اور یہی اصل کامیابی ہے۔ لہذا اب سوال یہ ہیں کہ اصلاح قلب ہے کیا چیز؟ کیوں ہونی چاہیے؟ کیسے ہوتی ہے؟ کب ہو گی؟ کس چیز سے ہو گی؟ وغیرہ، ان سوالات کے جواب آپ کو اس کتاب کے مطالعے کے بعد کافی حد تک معلوم ہو جائیں گے۔ انشاءاللہ

زیر نظر کتاب "ذکر قلبی" دل میں اللہ رب کریم کو یاد کرنے کے حوالے سے تحریر کی گئی ہے۔ اسکی ابتدا عاجز نے گزشتہ برس رمضان المبارک میں کی، لیکن تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے تقریباً تیرہ (13) ماہ کے بعد تکمیل کو پہنچی ہے۔ اس کتاب میں ذکر اللہ اور بالخصوص ذکر قلبی کے حوالے سے آیاتِ قرآنی اور احادیثِ مبارکہ بیان کی گئی ہیں۔ آیات اور احادیث کی تشریحات خوف طوالت کے پیش نظر مختصراً لکھی گئی ہیں۔ جبکہ ایک جانب ذکر قلبی کا طریقہ، یادرکھنے کے طریقے، مراقبہ، فوائد وغیرہ کتاب کا حصہ ہیں تو دوسری جانب ذکر قلبی اور مراقبے کو جدید سائنس کے ضمن میں بھی بیان کرنے کی کوشش

کی گئی ہے، چند مقامات پر موضوع سے ہٹ کر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ کتاب کی ترتیب اور طرز تحریر آسان اور جدید اختیار کی گئی ہے تاکہ ہر خاص و عام استفادہ کر سکے۔ اِن سب کاوشوں کے باوجود عاجز کو اپنی کم علمی اور بے مائیگی کا پورا احساس ہے۔ کتاب میں جو حُسن و خوبی نظر آئے وہ اللہ رب العزت کی عطا، حضور پر نور ﷺ کی نظر کرم اور مرشد کریم کے فیض کا ثمر ہے اور جو غلطی یا خامی نظر آئے وہ عاجز کی جانب سے ہے۔ تمام قارئین کی جناب میں عرض کی جاتی ہے کہ کتاب میں کوئی بھی کوتاہی نظر سے گزرے تو ضرور نشان دہی فرمائیں، تاکہ اصلاح کی جاسکے۔ جس طرح بعض احباب نے گزشتہ کتاب "وجد اور تواجد" کے حوالے سے نہ صرف رہنمائی فرمائی بلکہ اپنی قیمتی آراء سے نوازنے کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

عاجز انتہائی ممنون و مشکور ہے قبلہ صاحبزادہ جعفر صادق طاہر صاحب کا جنہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود نہ صرف اس کتاب کا مطالعہ فرمایا بلکہ اپنے قیمتی تاثرات سے بھی نوازا۔ نیز عاجز نہایت شکر گزار ہے محترم جناب شیخ محمد اقبال لاسی صاحب، علامہ ابو یاسر نبی حسین صاحب کا جنہوں نے اس کتاب کو نہ صرف اپنی تقاریز سے رونق بخشی بلکہ کئی جگہوں پر تصحیح بھی فرمائی اور عاجز اپنے اُن تمام احباب بالخصوص محمد عارف طاہری صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہے گا، جنہوں نے اس کتاب کو آپ تک پہنچانے میں مختلف حوالوں سے اپنی خدمات سر انجام دیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب کریم ہم تمام کو نہ صرف ذکر قلبی کے توسط سے اپنی معرفت اور دیدار سے سرفراز فرمائے بلکہ مختلف میدانوں میں خدمتِ دین کے لئے بھی قبول فرمائے اور اِس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی　　　میں اسی لئے مسلماں، میں اسی لئے نمازی

والسلام

محمد صدیق طاہری بن خلیفہ سائیں محمد مشتاق بخشی طاہری مدظلہ العالی

0307.2985450

SiddiqueTahiri786@gmail.com

Facebook.com/Muhammad Siddique Tahiri

تقریظ

محترم جناب قبلہ صاحبزادہ محمد جعفر صادق طاہر طاہری صاحب مد ظلہ العالی

مرکزی صدر جماعت اصلاح المسلمین پاکستان و چیئرمین روحانی طلبہ جماعت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر اللہ کی اہمیت مسلّمہ ہے اس سے انکار ممکن نہیں، یہ ذکر ہی ہے جس سے تسکینِ قلب اور روح کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

ذکرِ قلبی ایسی عبادت ہے جس سے بندہ ہر وقت، ہر لمحہ اپنے رب کے حضور حاضر رہتا ہے۔اسی لئے مشائخ نقشبند بالخصوص ہمارے مرشدِ کامل کا اولین سبق ذکر قلبی ہی ہے۔اس سے سالک وہ مقام حاصل کرتا ہے کہ فرش پہ رہتے ہوئے عرش پر اپنے مالکِ حقیقی سے رابطہ قائم رکھتا ہے۔

اس حوالے سے ہمارے دوست محمد صدیق صاحب کی یہ بہترین علمی کاوش ہے۔ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت اِن کی اِس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور قارئین کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم

والسلام

محمد جعفر صادق طاہر طاہری

04/10/2013

تقریظ

محترم ومکرم جناب شیخ محمد اقبال لاسی طاہری نقشبندی صاحب

(گریجویٹ وسابقہ استاد جامعہ علیمیہ اسلامیہ، کوآرڈینیٹر شعبہ اسلامیات، اسلامیہ انگلش اسکول۔یو۔اے۔ای۔ابوظہبی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سولھویں صدی عیسوی سے شروع ہونے والا ابتدائی سائنسی انقلاب اٹھارویں صدی عیسویں میں صنعتی انقلاب (Industrial Revolution) کا روپ دھار کر اکیسویں صدی عیسوی میں اپنے جوبن اور شباب کو چُھو رہا ہے اور اب مزید ترقی کرتے ہوئے دورِ معلومات (Information age) یا کمپیوٹر کے زمانے (Computer age) میں داخل ہو کر مادہ پرستی کو مزید پھیلانے میں ممدو معاون ہو رہا ہے۔مادی ترقی نے سائنسی انقلاب سے اپنا سفر شروع کر کے ٹیکنالوجی تک پہنچا دیا ہے۔اس انقلاب کے ذریعے سے ہزارہا انسانی دماغوں نے اپنی پوری صلاحیت اور دماغی قوت کو صرف ایک نقطے پر مرکوز رکھا، وہ یہ کہ انسان کی زندگی کو کس طرح پر تعیُّش بنایا جائے۔انسانی زندگی میں سہولیات کو متعارف کرانے اور انسانی حیات میں آسانیاں پیدا کرنے کے نام سے شروع ہونے والا یہ قدم آگے بڑھتا گیا۔بے شک، سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعے سے نظام ہائے حیات میں نت نئ ترقی ہوئی اور مختلف قسم کی ایجادات نے اور دریافتوں نے جنم لیا۔جس کے ذریعے سے انسان کی زندگی میں آسانیاں پیدا ہوئیں۔سالوں میں ہونے والا کام اب مہینوں میں ہونے لگا، مہینوں میں ہونے والا سفر اب چند گھنٹوں میں ہونے لگا۔شوق ملاقات جوش مارنے لگے تو اپنے ہی گھر میں بیٹھے صرف ٹیلی فون پر بات ہی نہیں کی جاسکتی بلکہ اب Skype وغیرہ کی سہولت کے ذریعے اپنے من موہن کو دیکھا بھی جاسکتا ہے اور اس کی تصویر جامد (Still) صورت میں نہیں بلکہ متحرک (Moving) صورت میں اس کی تمام تر حرکات وسکنات کے ساتھ دیکھی جاسکتی ہے اور اس کے چہرے کے تاثرات بڑی آسانی سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

سائنس کی دنیا میں انسان نے جتنی ترقی کی ہے اس کا فائدہ انسانی حیات (Human life) کے صرف ایک پہلو کو ہی پہنچا ہے اور وہ انسان کا مادی وجود (Physical body) ہے۔انسانی زندگی کا دوسرا پہلو

جو روحانی وجود (Metaphysical entity) ہے، سائنس نے اب تک اس پہلو کی طرف توجہ نہیں دی ہے۔ عاجز کی بصیرت (Vision) میں سائنس کا رخ اُس وقت تک اس اہم پہلو کی طرف نہیں آسکتا جب تک امریکہ، یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے نظام تعلیم میں یہ تبدیلی نہیں آتی کہ وہ اپنے نظام تعلیم میں انسانی زندگی کے مادی پہلو کو اہمیت دینے کے ساتھ ساتھ روحانی پہلو کی طرف بھی توجہ دیں۔ اب چند مفکرین دھیرے دھیرے توجہ دلانے لگے ہیں لیکن اس عظیم کام کے لئے ویسی ہی جدوجہد کرنی پڑے گی جسطرح کہ گلیلیو کے زمانے سے ملٹن تک نے مادی زندگی میں انقلاب کیلئے کام کیا جو آج بھی اُس طرح جاری و ساری ہے اور اس مادی نظام میں سانس لینے والے افراد کی اکثریت شاید اسی کو اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھی ہے۔

اسلامی تعلیمات اور تمام الہامی مذاہب میں انسان کے تعلق کو رب کے ساتھ، معاشرے کے ساتھ اور خود اپنے نفس کے ساتھ مضبوط کیا جاتا ہے اور ان کے حقوق پورے کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس سہ نکاتی پروگرام کے ذریعے سے ایسا انقلاب برپا کیا جاتا ہے کہ انسانی معاشرے کا یہ فرد اپنی ذات کیلئے، اپنے معاشرے کیلئے اور رب کی پوری دھرتی اور کائنات کیلئے سکون اور امن کا پیغمبر (پیغام پہنچانے والا) بن جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ دور جدید کی مادی فکر کے برعکس روحانی فکر کا حامل ہوتا ہے۔ اسلام نے اپنی تمام تر عبادات کے لئے جہاں ظاہری مناسک (Mode & Rituals) بتلائے ہیں وہاں خالصیت (Sincerity) پر زیادہ زور دیا ہے اور خلوص کا تعلق انسان کے جوارح (Body) کے ساتھ نہیں قلب (Heart & Mind) کے ساتھ ہے۔ انسان کے قلب میں جس طرح کے افکار جنم لیں گے انسانی زندگی میں اس کا ظہور بھی اسی صورت میں ہوگا۔ اس لئے اسلامی تعلیمات میں " قلبی انقلاب " کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ قلب کے اندر منفی افکار انسان کے جوارح سے منفی کام کرواتے ہیں اور نتیجتاً انسانی معاشرے میں کینہ، بغض، حسد، غیبت، عداوت اور دھوکہ دہی وغیرہ جیسے روحانی امراض عام ہوتے ہیں جو اپنی انتہا کی صورت میں پہنچ کر فساد فی الارض کا رُخ اختیار کرتے ہیں اور پورے معاشرے میں انارکی (Anarchy) پھیل جاتی ہے اور معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس جب قلب میں مثبت افکار جنم لیتے ہیں تو انسان کے پورے وجود سے مثبت کام

ہونے لگتے ہیں اور انسانی معاشرے میں پیار، محبت، خلوص، بے لوثی، ہمدردی، باہمی تعاون، نیک جذبات ونیک خواہشات اور دیگر اخلاقی اقدار (Values) جنم لینے لگتی ہیں جن کے نتیجے میں صرف انسانی معاشرے میں ہی نہیں پوری کائنات میں خوشی کی لہر دوڑنے لگتی ہے اور ہر شئے کو اس کا حق ملنے لگتا ہے۔ قلب میں یہ مثبت فکر اور مثبت صلاحیت اسی صورت میں پیدا ہوسکتی ہے جب "قلب" پر محنت کی جائے۔ ایک پہلوان اپنے جسم پر محنت کرتا ہے تو اس کا ظاہری جسم ٹھوس (Solid/Rock) کی صورت اختیار کر جاتا ہے بالکل اسی طرح ایک مسلم و مومن جب اپنے قلب پر محنت کرتا ہے تو اس کا قلب اللہ تعالیٰ کے انوارات و تجلیات کا مرکز بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کا ظہور ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس انسان کے قلب میں رحمانی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں جو معاشرے کی ہر شئے کے لئے مثبت سوچ بیدار کرتی ہیں اور فساد، جھگڑا ،لوٹ مار، قتل وغارت گری سے بچاتی ہیں۔

عزیزم محمد صدیق جواں سال طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبِ مطالعہ بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی اس کتاب کے ذریعے سے ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے اور بالخصوص "قلبی ذکر" کی اہمیت کو قرآن و سنت اور صوفیا کرام کی تعلیمات کی روشنی میں مدلل انداز میں واضح کیا ہے۔ ایک اچھی چیز یہ بھی ہے کہ جہاں دلائل دیئے گئے ہیں ان کی تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے یہ عام قاری کے علاوہ تحقیق کرنے والوں کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ کتاب اتنی ترتیب سے اور قرآن و سنت کے دلائل سے مزین کی گئی ہے کہ دورانِ مطالعہ عاجز پر بھی قلبی کیفیات کا ورود رہا اور فقیر امید کرتا ہے کہ یہ کتاب ہر قاری کے قلب پر اپنے مثبت اثرات مرتب کریگی۔ مصنف نے ایک اہم موضوع کی طرف توجہ دلائی ہے عاجز کی دعا ہے کہ ہمارے معاشرے میں اور بالخصوص نوجوانوں میں قلبی اصلاح کی طرف توجہ میں یہ کتاب موثر ثابت ہو۔ آمین

خاکپائے اولیاء نقشبند

فقیر شیخ محمد اقبال لاسی نقشبندی

کوآرڈینیٹر شعبہ اسلامیات، اسلامیہ انگلش اسکول۔ یو۔ اے۔ ای۔ ابوظہبی

تقریظ

استاد محترم جناب علامہ ابو یاسر نبی حسین مکی نقشبندی صاحب

(استاد الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیۃ، اسلامک سینٹر)

الحمد لله الذی جعل القرآن ربیع قلوبنا و جلاء احزاننا و ذهاب همومنا وغمومنا و جعل لنا حجة ، والصلاة و السلام علی من کان خُلقه القرآن ۔

لقد اطلعت وصححت هذا الكتاب المسمی(الذکر القلبی)وجدته خیراً ونافعاً لان ذکر الله یحی القلب المیت کما قال رسول الله علیه افضل الصلاة و التسلیم :

الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم اذا ذکر الله خنث و اذا غفل وسوس ۔

ان الطالب اللبیب محمد صدیق قد اجتهد فی هذا الکتاب جهدًا کثیرًا ، فاسئل الله تعالیٰ ان ینفع المسلمین ۔ آمین یا رب العٰلمین

ابو یاسر ،نبی حسین مکی یوسفی نقشبندی

19ذی القعدہ1434من الهجرة

ترجمہ (از مؤلف):۔ اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، جس نے قرآن کو ہمارے دلوں کی بہار، دکھوں کا مداوا، غموں اور پریشانیوں کو دور کرنے کا ذریعہ اور ہمارے لئے حجت بنایا۔

تحقیق میں نے مطالعہ کیا اور تصحیح کی اس کتاب کی جس کا نام "ذکر قلبی" ہے، میں نے اسے اچھا اور فائدہ مند پایا ہے۔ کیونکہ اللہ کا ذکر مردہ دل کو زندہ کرتا ہے جس طرح رسول ﷺ نے فرمایا کہ

"شیطان ابن آدم کے دل سے چمٹا رہتا ہے۔ پس جب بندہ اللہ کا ذِکر کرتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے اور جب بندہ اللہ کے ذِکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ دل میں وسوسے ڈالتا ہے"

بے شک طالب علم محمد صدیق نے اس کتاب میں بہت محنت کی ہے، پس میں اللہ سے التجا کرتا ہوں کہ یہ کتاب مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ آمین

ذِکر اللہ

اللہ رب کریم کے لئے تمام تعریفیں ،جو ہر چیز کا خالق اور مالکِ حقیقی (Originol Lord) ہے، تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، جس نے انسان کو بہت ہی عمدہ ساخت اور عجیب انداز میں تخلیق فرما کر نہ صرف تاجِ خلافت سے سر فراز فرمایا بلکہ اشرف المخلوقات کے اعلیٰ لقب سے ملقب فرماتے ہوئے انسان کی عظمت کو اُن بلندیوں سے ہمکنار کر دیا کہ فرشتے بھی رشک کرنے لگے اور انسان کو اپنی عبادت، محبت اور یاد کا مشن دے کر اس دنیائے فانی میں چند اَیام کیلئے بطورِ امتحان زندگی گزارنے کا موقع عطا فرمایا۔لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اُس عظیم المرتبت رہبر ورہنما پر کہ جس نے گم گشتہ راہ انسانوں کو نہ صرف صراطِ مستقیم پر گامزن فرمایا بلکہ مالکِ حقیقی کی پہچان سے دلوں کو روشن و منور اور درخشاں (Irradiant) فرما کر محبتِ الٰہی اور ذِکر اللہ کے ذریعے محبوبِ حقیقی سے رابطہ قائم کرنے کی تعلیم سے روشناس کروا کر انسان کو اپنے مقصدِ حقیقی(Actual Purpose) کو حاصل کرنے کے زینوں سے آگاہ فرما کر انسانیت پر احسانِ عظیم فرمایااور سلام ہو آپ ﷺ کے صحابہ پر، آپ ﷺ کی اٰل پر اور اللہ تعالیٰ کے اُن تمام بندوں پر،جو مقصدِ حیات کے حصول میں حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہوئے اور ان پر بھی جو ہنوز اس کی طلب میں سرگرداں ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد! اللہ رب کریم کا احسان عظیم کہ جس نے زندگی دی اور ہدایت کیلئے اپنا وہ محبوب عطا فرمایا، جس نے نہ صرف احکام الٰہی سے روشناس کروایا بلکہ عملی طور پر (Practically) ہمیں شب و روز گزارنے کے طریقے بھی سکھلائے۔فرائض کے بعد رہنما اصولوں میں سے ایک ذِکر اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا بھی ہے۔اُس عظیم ذات کو یاد کرنا جس نے نہ صرف ہمیں حیات عطا فرمائی بلکہ اِس قدر نعمتوں سے سرفراز فرمایا کہ گنتے گنتے ہماری عمریں تو تمام ہو سکتی ہیں لیکن نعمتوں کا احاطہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں،یہ ذِکر تو اس کریم ذات کا

ہے جو نہ صرف اُنھیں دیتا ہے جو اُسے واحد، لاشریک مانتے ہیں بلکہ اس کی رحمت تو اُنھیں بھی مایوس نہیں کرتی جو اسکی یکتائیت اور بادشاہت کے بھی قائل نہیں، یہ پروردگار نہ صرف انسانوں کا پالنے والا ہے بلکہ جانور، چرند، پرند یہاں تک کہ ہر شئے اسی کے دیئے ہوئے رزق پر زندگی کے سفر کو رواں دواں رکھے ہوئے ہے۔تو جس رب کے اتنے احسان ہوں تو کیا کبھی ہمیں اس کی عبادت اور ہمہ وقت اسے یاد کرنے کا خیال بھی آیا؟یا صرف رسمی طور پر اسے پکارنا ہمارا مشغلہ بن چکا ہے۔اگر آپ اس مالکِ حقیقی کی خوشنودی ،دنیا میں کامیابی اور آخرت میں فلاح سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں تو اسے یاد کریں ،اسکا چرچا کریں اور اپنے دل کو اس کے ذِکر سے معمور کریں۔پھر دیکھیں کہ آپ میں کس طرح تبدیلی رونما ہوتی ہے۔اب رہا یہ سوال کہ ذِکر ہے کیا چیز؟ ۔۔۔تو آیئے اب آپ کے سامنے ذِکر کی تعریف ،اقسام ،احکام اور فضیلت پیش کرتے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں

ذِکر کی تعریف

ذِکر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنٰی ہیں :یاد کرنا،بات کرنا،چرچا کرنا وغیرہ[1] اوراصطلاح میں اس سے مراد زبان یا دل سے مختلف انداز میں محبوب حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنااور اس کی تعریف و توصیف بیان کرنا۔یہ لفظ (ذِکر) قرآن پاک میں متعدد معنوں میں

1 لفظی معنی:۔کسی شخص یا چیز کے بارے میں بات کرنا۔لغوی معنی:۔اس شخص یا چیز کو یاد کرنا جو سامنے موجود نہ ہو۔ شہودی معنی:۔کسی بھی انسان یا چیز کے متعلق مثبت یا منفی انداز میں اپنی فلاح یا مفاد کے لحاظ سے محبت یا نفرت سے بات کرنا۔ مذہبی معنی:۔ اپنے خداؤں ، بھگوانوں اور پیشواؤں کو یاد کرنا۔شرعی معنی:۔اللہ یا اس کے رسول ﷺ کی توصیف(Praise)اور اوصاف بیان کرنا۔(اللہ،واذکرواللہ:ص:34)

استعمال ہوا ہے۔ مثلاً قرآنِ پاک کیلئے (انا نحن نزلنا الذِکر وانا له لحفظون[2])، اہل علم کیلئے (فسئلوا اهل الذِکر ان کنتم لا تعلمون[3])، نماز کیلئے اور خاص طور پر اللہ کی یاد کیلئے بکثرت استعمال کیا گیا ہے۔

ذِکر کی اقسام

ذِکر اللہ کو متعدد اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے مگر بنیادی طور پر ذِکر کی دو قسمیں ہیں۔

(1) ذِکر جہری (لِسانی):۔ بلند آواز سے یا زبان سے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنا، ذِکر جہری (Verbal Zikr) کہلاتا ہے۔

(2) ذِکر خفی (قلبی):۔ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کے نام کا تصور کرنا ذِکر قلبی (Silent Zikr) کہلاتا ہے۔ اس ذِکر میں منہ اور زبان دونوں کوئی حرکت نہیں کرتے، البتہ دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ اللہ، اللہ، اللہ کا ورد ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ افضل اور آسان طریقہِ ذِکر ہے۔

حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ذاکر[4] اور ذِکر قلبی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

مَنْ كَانَ ذَاكِرًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ الذَّاكِرُ وَ مَنْ لَّمْ يَذْكُرْ بِقَلْبِهٖ فَلَيْسَ بِذَاكِرٍ۔ اَللِّسَانُ غُلَامُ الْقَلْبِ وَتَبَعٌ لَّهٗ۔

اللہ تعالیٰ کا ذاکر وہ ہے جو دل سے ذِکر کرے اور جو دل سے ذِکر نہ کرے وہ ذاکر نہیں۔ (کیونکہ) زبان دل کی غلام اور اس کے تابع ہے۔[5]

---

[2] (سورہ حجر آیت 9)

[3] (سورہ نحل آیت 43، سورہ انبیاء آیت 7)

[4] (ذِکر کرنے والا)

[5] (الفتح الربانی: مجلس 23 ص 168)

ایک اور مقام پر مزید فرماتے ہیں کہ

ذِكْرُ اللِّسَانِ بِلا قَلْبٍ لَا كَرَامَةً وَلَا عَزَازَةً لَكَ بِهِ۔ اَلذِّكْرُ هُوَ ذِكْرُ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ۔

دل کے بغیر صرف زبان کے ذِکر میں نہ تیری عزت ہے نہ وقعت۔ اصل ذِکر تو دل اور باطن کا ذِکر ہے۔[6]

قلب کی اقسام

قلب عربی زبان میں دل کو کہتے ہیں ۔ قرآن پاک میں اس کی کئی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

1. قلبِ سلیم:۔ بے عیب دل۔(الشعراء:89)
2. قلبِ واجل:۔ خوف رکھنے والا دل۔(البقرہ:74، الحدید:16)
3. قلبِ منیب:۔ رجوع کرنے والا دل۔(المؤمنون:60، الشعراء:50)
4. قلبِ مطمئنہ:۔ مطمئن اور پر سکون دل۔(الرعد:28)
5. قلبِ مُشتت:۔ بکھرا ہوا دل۔(الحشر:14)
6. قلبِ مریض:۔ بیمار دل۔(البقرہ:10، المائدہ:52، الانفال:49، المدثر:31)
7. قلبِ ران:۔ زنگ آلود دل۔(المطففین:14)
8. قلبِ مختوم:۔ مہر زدہ دل۔(البقرہ:7، الاعراف:100، المؤمن:35)
9. قلبِ قاسی:۔ سخت اور پتھر دل۔(الزمر:22، الحج:53، الحدید:16)
10. قلبِ اعمٰی:۔ اندھا دل۔(الحج:46)

[6](فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی: مجلس 58 ص 434)

11. قلبِ اغلف:۔ قفل زدہ دل یعنی جس پر پردہ پڑ گیا ہو۔(البقرہ:88)

12. قلبِ مشماز منقبض:۔ نفرت کرنے والا دل۔(الزمر:45)

واضح رہے کہ ابتدائی چار اقسام کے دلوں کا تعلق ایمان والوں سے ہے جبکہ بقیہ آٹھ کافروں اور منافقین کے قلوب ہیں۔

ذِکر قلبی

قارئینِ محترم جیسا کہ آپ ذِکر اللہ کی اقسام کے بارے میں یہ پڑھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بلند آواز سے زبان کے ساتھ بھی یاد کیا جاسکتا ہے اور یہ ذِکر بے شمار اجر و ثواب کا باعث ہے اور کرنا بھی چاہیے اور دوسرا طریقہ جسے ذِکر قلبی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، جو انتہائی آسان اور سہل ہے اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کچھ یوں بیان فرمایا ہے کہ

وَاذْكُرْرَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ۔۔۔۔ اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کیا کرو۔[7]

قرآن پاک کی اس آیتِ مبارکہ میں بڑے ہی واضح انداز میں ذِکر قلبی کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور کئی مقامات پر کثرت سے ذِکر کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کس طرح زیادہ سے زیادہ یاد کیا جاسکتا ہے؟اس کا جواب ہمیں ذِکر قلبی کی صورت میں آسانی سے مل سکتا ہے، کیونکہ ذِکر قلبی کے علاوہ کسی اور طریقے سے یہ ممکن نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ذِکر کا تعلق بلا واسطہ (Direct)دل سے ہے اور دل کا تعلق دھڑکن سے ہے اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ جب تک انسان زندہ رہتا ہے تب تک دل کی دھڑکن محو حرکت رہتی ہے اور یہ دل کی دھڑکن ایک منٹ میں تقریباً72 بار حرکت کرتی ہے۔ اگر لفظ(اللہ) کو دل کی دھڑکن کے ساتھ یاد کرنا شروع کر دیا جائے تو ایک صحت مند انسان اپنا کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ ایک منٹ میں

[7] (سورہ اعراف آیت205)

تقریباً(72)مرتبہ اورایک گھنٹے میں (4320)مرتبہ اور24 گھنٹوں میں ایک لاکھ تین ہزار چھ سو اسی (103680)مرتبہ اللہ کاذِکر کر سکتا ہے۔[8]

اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ وہ طریقہِ ذِکر ہے جس سے ہر لمحے اللہ کو یاد کرنا نہ صرف آسان ہے بلکہ یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ اللہ تعالی کو ہر وقت یاد کرنے کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے کیونکہ اگر زبان سے اللہ کو یاد کیا جائے تو ہر وقت ذِکر کرنا ممکن ہی نہیں،اس کی وجہ یہ ہے کہ زبان اور بھی بہت سارے کاموں مثلاً بولنے اور کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔چنانچہ قلب یعنی دل ہی وہ ذریعہ ہے جس سے بکثرت اللہ رب کریم کا ذِکر کیا جاسکتا ہے۔اس بات کی تصدیق احادیثِ مبارکہ میں بھی کافی مقامات پر ملتی ہے اور یہ آپ ﷺ کی سنتِ مبارکہ بھی ہے۔ذِکر قلبی کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسے ہر حالت میں کیا جاسکتا ہے مثلاً وضو ہو یا نہ ہو،کوئی ساتھ ہو یا آپ اکیلے ہوں ،چلتے پھرتے،کھاتے پیتے،سوتے جاگتے،کام کاج کرتے ہوئے یہاں تک کہ اگر کوئی حالت جنابت میں ہی کیوں نہ ہو،یعنی اگر کسی پر غسل فرض ہو گیا ہو تب بھی ذِکر قلبی کر سکتا ہے اور تو اور موت کے بعد بھی یہ ذکر ختم نہیں ہوتا۔[9]

اب ہم ذِکر اللہ اور ذِکر قلبی کی فضیلت اور احکام کو مختصراً قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں سپردِ قلم کرنا چاہیں گے۔ملاحظہ فرمائیں !

---

[8] نوٹ:۔یہ مثال صرف سمجھانے کیلیئے دی گئی ہے در حقیقت اللہ تعالیٰ کو بغیر حساب کتاب کے یاد کرنا چاہیے کیونکہ وہ بھی ہمیں بغیر حساب کے دیتا ہے تو ہم حساب کیوں کریں؟شاعر نے اس بات کو کچھ اس انداز سے بیان کیا کہ

تسبیح بوتی پھیر نہ باھو تسبیح داکی کرناھو — جیڑا ساڈے نال حساب نئی کردا، اودے نال حساب کی کرناھو

[9] تفصیلات آگے موجود ہیں

ذِکرُ اللہ اور قرآنِ کریم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم الشان کلام ہے جس میں نہ صرف مکمل ضابطہ حیات موجود ہے بلکہ بڑے ہی واشگاف انداز میں زندگی گزارنے کا طریقہ اور سلیقہ بھی بتلایا اور سکھلایا گیا ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں ذِکر اللہ کی فضیلت اور احکام بیان کئے گئے ہیں ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں

(1)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ذِکر کی اہمیت کچھ یوں بیان فرمائی ہے کہ پڑھنے والا بندہِ مومن خوشی سے پھولے نہیں سماتا،ذِکر کی جزا دیکھ کر روح وجد میں آجاتی ہے ،خوشی کی انتہا نہیں رہتی،بس محو ذِکر ہی رہنے کو جی چاہتا ہے اور مومن خوشی کیوں نہ منائے،دل کیوں نہ جھوم اُٹھے،روح کیوں نہ مچلے،انداز ہی کچھ ایسا ہے،بات بھی کچھ ایسی نرالی اور شان والی ہے،چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ○ سوتم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور شکر ادا کیا کرو میرا اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔[10]

اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے تخلیق کئے ہوئے بندوں کو اپنا ذِکر کرنے کا حکم فرما رہے ہیں کہ میرا ذِکر کرو۔ یہاں کسی کے ذہن میں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ یا اللہ ہم تیرا ذِکر کیوں کریں ؟ ہمیں کیا فائدہ ہو گا؟ اسلئے آگے اس کے جواب میں اور بطور انعام ارشاد فرمایا کہ میں تمہارا ذِکر کروں گا۔ سبحان اللہ ،شانِ کریمی تو ملاحظہ ہو اور محبت کا انمول اندازِ بیاں تو دیکھیں، کہاں ہم جیسے گناہگار کہاں اُس کی عظمت، کہاں ہم جیسے کم علم کہاں اُس جیسا علیم، کہاں ہم ادنیٰ سے معمولی

[10] (جمال القرآن) (سورہ بقرہ آیت 152)

بندے کہاں اتنا بڑا ہمارا اللہ، اس کے سامنے ہماری کیا اوقات ہے مگر پھر بھی قربان جائیں اپنے پیارے رب پر کہ وہ اپنا ذِکر کرنے والوں کو یاد فرماتا ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر کسی کو کوئی بڑا آدمی یاد کرلے تو وہ خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتا تو جس کو وہ پاک ذات یاد کرے جس سے بڑھ کر کوئی بڑا ہے ہی نہیں تو اس کا مقام و مرتبہ کتنا بلند اور کتنا اعلیٰ ہو گا؟ اس بات کا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

آیت کے اگلے حصے میں فرمایا کہ میرا شکر کرو، ناشکری مت کیا کرو یعنی انسان چاہے کسی بھی حال میں ہو خوشی ہو یا غمی، آسانی ہو یا پریشانی ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا رہے اور اس کی ذات سے کوئی اعتراض یا شکوہ و شکایت نہ کرے۔ لہٰذا ہر حال میں خوش رہیں اور شکر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالکِ حقیقی کو یاد کرتے رہیں۔ یہ پر سکون زندگی گزارنے کا بہت ہی آسان طریقہ اور فارمولا ہے۔ آپ بھی آزما کر دیکھ لیں!

(2)

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اور یاد کرتے رہا کرو اپنے رب کے نام کو صبح بھی اور شام بھی۔[11]

اس آیت میں صبح و شام رب تعالیٰ اپنے نام کا ذِکر کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ یعنی انسان صرف چند لمحے ذِکر کرنے کو ہی سب کچھ نہ سمجھ لیں بلکہ صبح و شام اللہ کے نام کا ذِکر کرتے رہیں، کیونکہ یہ اسمِ مبارک تو اس ذاتِ حق کا ہے جو سب سے حسین و جمیل ہے، جس طرح وہ پیارا ہے اسی طرح اس کا نام بھی خوبصورت ہے۔ چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اللہ اللہ ایں چہ شیرین است نام   می شود شیرو شکر جانم تمام

[11] (سورہ دہر آیت 25)

ترجمہ:۔ اللہ اللہ کتنا میٹھا نام ہے ، (جب بھی لیتا ہوں)میرا بدن دودھ اور شکر کی طرح ہو جاتا ہے۔یعنی لفظِ اللہ پکارتے ہی اس قدر خوشی، فرحت اور مسرت حاصل ہوتی ہے کہ پورا جسم خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔

(3)

وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ۔۔۔۔ اور واقعی اللہ کاذِکر بہت بڑا ہے۔[12]

آیت مبارکہ کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ذِکر کی شان اور منزلت بیان فرمائی ہے کہ واقعی میرا ذِکر ہی سب سے بڑا ہے۔ ہم نہ جانے کس کو بڑااور طاقتور (Super Power) سمجھتے ہیں لیکن در حقیقت اللہ رب العزت کی ذات سب سے بلند وبرتر(Supreme)ہے۔جب وہ ذات سب سے بڑی ہے تو اللہ کی یاد بھی سب سے بڑھ کر ہے اور پھر جس کو یہ نعمت حاصل ہو جائے تو وہ بھی یقیناً بڑاخوش نصیب ہے۔ جس طرح کوئی شخص بڑاکام کرلے تو وہ بھی بڑاہو جاتا ہے، اُسے نہ صرف بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بلکہ انعامات(Awards)سے بھی نوازا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کا ذِکر بہت بڑا ہے تو جو خوش نصیب اس ذِکر میں مشغول رہتے ہیں در حقیقت یہی بڑے لوگ ہیں ان کی شان اور منزلت بھی اس ذِکر کی بدولت بلند ہو جاتی ہے اور یہ لوگ نہ صرف اللہ کو پسند ہوتے ہیں بلکہ لوگوں کے دلوں میں بھی ان کیلئے محبت کے جذبات اس قدر ہوتے ہیں کہ وہ ان کی جوتیاں اٹھانا بھی اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔یہ شان تو دنیا میں ہے آخرت میں انکی رفعت کا کیاعالم ہو گااس کا تصور بھی نہیں کیاجاسکتا۔

(4)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی O وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی O بے شک اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو

---

[12] (سورہ عنکبوت آیت 45)

پاک کیااور اپنے رب کے نام کا ذِکر کرتا رہا اور
نماز پڑھتا رہا۔[13]

ان دو آیاتِ مبارکہ میں دنیااور آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہونے کیلئے تین اصول بتائے گئے ہیں، جو بندہِ مومن صدقِ دل سے ان پر عمل پیرا ہو جائے تو کامیابی اس کے قدم چھومنے کیلئے ہمہ وقت منتظر نظر آئے گی،وہ تین کام یہ ہیں (1)تزکیہ (2)ذِکر اللہ (3) نماز۔

(1)تزکیہ:۔اس سے مراد ہے کہ کفر، شرک ،فسق ، فجور ،بغض ،کینہ، حسد،ریا،غرور، تکبر، خودنمائی، منافقت، مخلوقِ خدا سے نفرت اور اِن جیسی باطن کی تمام بیماریوں سے اپنے دل کو پاک اور صاف کرنا۔

یہ باتیں تو ہم سب کو معلوم ہیں ،مگر سوال تو یہ ہے کہ اِن بیماریوں کا علاج کیوں کر ممکن ہے؟اس بات کو اس طرح سمجھیں کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اسے ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا ہے،جو پہلے تو بیماری کی تشخیص کرتا ہے، علاج بتاتا ہے اور پھر پرہیز کا بھی سختی سے حکم دیتاہے۔اگر مریض ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرتا رہے تو بہت جلد صحت یاب ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس کرنے کا نتیجہ آپ بخوبی جانتے ہیں ۔بالکل اسی طرح روحانی بیماریوں کے علاج ومعالجے کیلئے بھی روحانی ڈاکٹرز کے پاس جانے کی انتہائی شدید ضرورت ہے۔روحانی اور باطنی ڈاکٹروں کو دنیااولیاء اللہ کے نام سے جانتی ہے۔یہ بھی گناہ گار انسان کے مرض کی تشخیص کے بعد علاج تجویز کرتے ہیں اور چند ہدایات بھی ارشاد فرماتے ہیں، صدق دل سے عمل کرنے والے آخر کار اپنا تزکیہ نفس کر ہی لیتے ہیں۔

(2)ذِکراللہ:۔ کامیاب لوگوں کی دوسری نشانی ہر وقت ذِکر اللہ میں مشغول رہنا ہے۔

---

[13](سورہ اعلیٰ آیت14-15)

(3) **نماز:۔** تیسری نشانی نماز ہے۔ اسلام کے بنیادی ارکان میں سب سے اہم نماز ہے۔جو ضروری ہے، فرض ہے اور ہر حال میں ادا کرنی ہے۔ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں بیشمار مقامات پر نماز کی بہت تاکید آئی ہے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت سارے مسلمان اس سعادت سے کوتاہی برتتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔لہذا خود بھی نماز پڑھیں اور اپنے احباب کو بھی پڑھنے کا عادی بنائیں ۔اس میں یقیناً کامیابی و کامرانی ہے۔

(5)

يَٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ O

اے ایمان والو! تمھیں تمہارے اموال اور اولاد اللہ کے ذِکر سے غافل نہ کردیں ۔ اور جنہوں نے ایسا کیا تو وہ لوگ خسارے میں ہیں[14]

اس آیتِ مبارکہ میں فرزندانِ اسلام کو منافقین کے طریقہ کار سے اجتناب کی تاکید کی جارہی ہے کہ ان کی طرح کہیں تمھیں بھی تمہارے اموال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں اور اگر کسی کو اس کے مال یا اولاد نے اللہ کی یاد سے غافل کردیا تو وہ گھاٹے اور خسارے میں ہے۔یہاں ہم مسلمانوں کو غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ کہیں ہمارے دلوں کی کیفیت ایسی تو نہیں، اگر ایسی ہے تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔واضح رہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مال کمایا ہی نہ جائے اور اولاد سے محبت ہی نہ کی جائے بلکہ مال اور اولاد کی محبت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو ادا کرنا بھی ضروری ہے ، اللہ کی یاد اور اسکی محبت سے ان چیزوں کی محبت کو بڑھنے نہ دیا

[14](سورہ منافقون آیت 9)

جائے۔ حلال طریقے سے مال کمانا بھی ضروری ہے کیونکہ آج کے دور میں بغیر مال کے دین کی خدمت کرنا بھی مشکل ہے۔ نیز زندگی گزارنے کیلئے مال کمانے کا معقول ذریعہ اختیار کرنا بھی ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اور اولاد سے محبت فطری ہوتی ہے اور یقیناً ہونی بھی چاہیے اور اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت بھی بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ مگر بصد افسوس کہ اکثر والدین اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت سے کوتاہی برتتے نظر آتے ہیں۔ والدین کے حقوق پر تو بہت بحث کی جاتی ہے اور کرنی بھی چاہیے۔ مگر ساتھ ساتھ اولاد کے حقوق کا شعور بھی اجاگر کیا جانا چاہیے۔ آج کے دور میں اولاد کو دینی اور دنیاوی علوم سے روشناس کرانا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہمارے معاشرے میں اس کے برعکس ہو رہا ہے، کچھ لوگ اپنی اولاد کو صرف دینی تعلیم تک ہی محدود رکھتے ہیں جبکہ کچھ لوگ بہت کچھ خرچ کرکے صرف دنیاوی تعلیم دِلوانے کو ہی باعثِ فخر سمجھتے ہیں، اس وجہ سے ہمارا معاشرہ دو گروہوں میں منقسم ہو چکا ہے اور تو اور اِس کی وجہ سے آپس میں دوریاں بڑھتی ہی چلی جارہی ہیں، جو باعثِ تشویش ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی اولاد کو جدید و قدیم تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے اور تربیت بھی بہترین طریقے سے اسلام اور نفسیات کے اصولوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے کی جائے، تاکہ ہمارا آنے والا مستقبل روشن اور درخشاں ہو سکے۔ لیکن یاد رہے اس دوران اللہ کی یاد سے غفلت نہ کی جائے۔

(6)

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّ نَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى O

اور جس نے میری یاد سے منہ موڑا تو اس کیلئے زندگی (کا جامہ) تنگ کر دیا جائیگا اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔[15]

---

[15](سورہ طہ آیت 124)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ذِکر سے منہ موڑنے والوں کے بارے میں نہ صرف وعید فرمائی ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے دو اقسام کا عذاب (Persecution) بھی بیان فرمایا ہے۔

(1) دنیاوی عذاب:۔ جو بھی اللہ کی یاد سے غافل رہے گا اس پر زندگی کو تنگ کر دیا جائے گا۔اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔**پہلی صورت:۔** وہ مالی طور پر کمزور ہو جائے گا جس کی وجہ سے وہ ضروریات زندگی کو پورا کرنے کی اہلیت بھی نہ رکھ سکے گا۔ہم میں سے تقریباً ہر شخص مالی حوالے سے پریشانی کا شکار نظر آتا ہے اور ہمارے ملک کی معیشت بھی دن بدن زوال پزیر ہوتی دکھائی دے رہی ہے ، مہنگائی، بدامنی، بے روزگاری، بدترین اور نااہل حکمران یہ سب اللہ کو بھول جانے کی وجہ سے دنیا میں عذاب کی ایک صورت ہیں۔**دوسری صورت:۔** اللہ کے ذِکر سے روگردانی کرنے والا انسان مال و دولت، عزت و شہرت اور سب کچھ ہونے کے باوجود بھی پریشان رہے گا، حقیقی خوشی اور سکون جیسی نعمت میسر نہیں آئیگی۔ آپ نے یقیناً مشاہدہ کیا ہو گا کہ اکثر اہل ثروت کو نہ تو دن میں سکون ملتا ہے اور نہ ہی رات کو کسی کروٹ چین نصیب ہوتا ہے۔یہ بھی اللہ کے ذِکر سے منہ موڑنے کا دنیاوی عذاب ہے۔

(2) اُخروی:۔ اللہ کا ذِکر نہ کرنے والوں کو بروزِ حشر اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔اس کے بعد کیا حشر ہو گا آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔سندھ کے مشہور بزرگ اور صوفی شاعر حضرت اللہ بخش المعروف سوہناسائیں رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں بیان فرماتے ہیں کہ

جيڪي ذڪر ڪنان مُنهن موڙيندا   ڏاڍو تنگ دنيا ۾ گذاريندا
ڪري انڌو تَنين کي اُٿا ريندا   پوءِ ته رُئندين زارو زار ادا

ذِکرُاللہ اور احادیثِ مبارکہ

ذِکر اللہ کے بارے میں قرآنِ پاک سے بیان ہو چکا، اب ذِکر اللہ کی فضیلت اور احکام کو احادیثِ نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی روشنی میں مختصراً بیان کیا جارہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(1)

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ کا ذِکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا (ان دونوں) کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔[16]

اس حدیثِ مبارکہ میں ذِکر کرنے والے کو زندہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور ذِکر سے غافل شخص کو مردہ سے تشبیہ دی گئی ہے، ایسا انسان بظاہر تو زندہ نظر آتا ہے مگر درحقیقت ہوتا مردہ ہے۔

زندگاں نتواں گفت حیاتکہ مرا است　　زندہ آنست کہ باد دوست وصالے دارد

ترجمہ:۔ وہ زندگی ہی نہیں جو میری ہے۔۔۔ زندہ تو وہ ہے جسکا اپنے دوست کے ساتھ وصال ہے۔

(2)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ، وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَ رَجُلٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن کوئی اور سایہ نہ ہو گا۔ 1: عادل بادشاہ۔ 2: وہ جوان جس

[16] (صحیح البخاری: کتاب الدعوات، باب فضل الذکر اللہ عزوجل، جز8 ص86 حدیث 6407)

قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسْجِدِ، وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللہِ، وَ رَجُلٌ دَعَتْہُ اِمْرَاَۃٌ ذَاتَ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ اِلٰی نَفْسِہَا، قَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللہَ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاأَخْفَا ھَا حتی لَا تَعْلَمَ شِمَا لُہٗ مَا صَنَعَتْ یَمِیْنُہ۔

نے جوانی میں اللہ کی عبادت کی ہو۔3:وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذِکر کرے اور اس کو آنسو آجائیں ۔ 4:وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہو۔5:وہ دو شخص جو اللہ کیلئے محبت رکھتے ہوں ۔6:وہ جس کو کسی امیر اور خوبصورت عورت نے اپنی طرف متوجہ کیا ہو اور اس نے کہا ہو کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں 7:وہ انسان جس نے کسی کو دکھائے بغیر صدقہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ اُلٹے ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے جو سیدھے ہاتھ سے خرچ کرے۔[17]

اس حدیث میں سات اقسام کے خوش نصیبوں کا ذِکر ہے جو بروزِ حشر اللہ ربِ کریم کے عرش کے سایہ تلے بڑے ہی آرام اور سکون سے محو استراحت ہونگے،ان میں ایک اللہ کو تنہائی میں یاد کرکے رونے والا بھی شامل ہے۔ کیا آپ اللہ رب کریم کو یاد کرکے روتے ہیں؟۔۔۔۔۔۔کیوں؟

(3)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ لَوْ اَنَّ رَجُلاً فِیْ حِجْرِہٖ دَرَاھِمُ یُقَسِّمُھَا وَ آخَرَ یَذْکُرُ اللہَ کَانَ الذَّاکِرُ لِلّٰہِ اَفْضَلَ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر ایک شخص کے پاس بہت پیسے ہوں اور وہ اس کو تقسیم کرتا رہے

[17] (صحیح بخاری:کتاب الحدود، باب:فضل من ترک الفواحش، جز8ص163حدیث6806)
(صحیح مسلم:کتاب الکسوف، باب:فضل اخفاء الصدقۃ، جز2ص715حدیث1031)

اور دوسرا اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتا رہے تو اللہ کا ذاکر

افضل ہے۔[18]

یہ فرمانِ نبوی غریبوں اور مسکینوں کیلیئے بڑی اہمیت کا حامل ہے، جو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ اگر اللہ کے ذِکر میں مشغول رہیں تو اس مالدار شخص سے افضل ہیں جو اللہ کی راہ میں خرچ تو بہت کرتا ہے مگر ذِکر نہیں کرتا۔

محبت

سنا تھا ہم نے لوگوں سے محبت چیز ایسی ہے
چھپائے چُھپ نہیں سکتی، یہ آنکھوں سے چھلکتی ہے
یہ چہروں پر دمکتی ہے، یہ لہجوں میں جھلکتی ہے
دلوں تک کو گھلاتی ہے، لہو ایندھن بناتی ہے

اگر یہ سچ ہے تو پھر آخر

ہمیں اُس ذاتِ حق سے، یہ بھلا کیسی محبت ہے
نہ آنکھوں سے جھلکتی ہے، نہ لہجوں میں سلگتی ہے
نہ دلوں کو آزماتی ہے، نہ راتوں کو رلاتی ہے
نہ یہ مجنوں بناتی ہے، عجب ایسی محبت ہے

تو یہ کیسی محبت ہے؟

18(المعجم الاوسط: باب المیم، من اسمہ محمد، جز6 ص116 حدیث 5969)

ذِکر قلبی اور قرآنِ کریم

قارئینِ کرام جیسا کہ آپ گزشتہ صفحات میں مختصراً ذِکر اللہ کے بارے میں قرآنِ کریم اور احادیث طیّبہ کی روشنی میں پڑھ چکے ہیں اوراب ذِکر قلبی کی فضیلت اور احکام کے بارے میں قرآنِ مجید کی وہ چند آیات سپردِ قلم ہیں ،جن میں ذِکر قلبی کے بارے میں واضح انداز میں یا اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔

(1)

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ ٥

اور یاد کرو اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اورڈرتے ڈرتے اور چلّائے بغیر صبح اور شام اور (اللہ کے ذِکر سے) غفلت کرنے والوں کی طرح مت ہو جاؤ۔[19]

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ عزّوجل نے ذِکر قلبی کرنے کا واضح حکم فرمایاہے کہ اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کیا کرو۔ نیز اس ذِکر میں عاجزی اور اللہ کا خوف بھی شامل کرنے کا حکم فرمایاہے اور بہت زیادہ بلند آواز میں ذِکر کرنے سے منع بھی فرمایاہے۔ تقریباًتمام مفسرین نے اس آیت کے تحت ذِکر خفی یعنی ذِکر قلبی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے احادیث بھی بیان کی ہیں۔ تفصیلات[20]

بعض مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ

---

[19](سورہ اعراف آیت 205)

[20](تفسیر سمرقندی: جز1 ص578، تفسیر مظہری: جز3 ص455، تفسیر رازی: جز15 ص444)

و قوله تعالیٰ : ولا تکن من الغافلین، یدل ان الذکر القلبی یجب ان یکون دائما و ان لا یغفل الانسان عنه لحظة واحدة بحسب الامکان	اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ غافلوں میں سے مت ہو جاؤ اس چیز پر دلالت کرتا ہے کہ ذِکر قلبی ہمیشہ ہونا چاہیے اور جہاں تک ممکن ہو انسان اس ذِکر سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہو۔[21]

(2)

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ	دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ آہستہ۔بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنیوالوں کو پسند نہیں فرماتا۔[22]

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے اور خود کو یاد کرنے کا طریقہ بیان فرمایا ہے کہ عاجزی اور آہستگی سے دعا مانگو اور اسی طرح مجھے یاد کرو۔بہت سارے مفسرین کرام نے یہاں لفظ خفیہ سے مرادذِکر خفی لیا ہے۔یعنی اپنے رب کو خفیہ انداز میں ذِکر قلبی کے ذریعے یاد کرو۔تفصیلات[23]

---

[21](اللباب:جز9ص441، تفسیر الثعالبی:جز3ص110)

[22](سورہ اعراف آیت55)

[23](التفسیر الوسیط للواحدی:جز2ص377) (تفسیر ابن عطیہ:جز2ص410)(تفسیر رازی= تفسیر کبیر:جز14ص281)(تفسیر قرطبی:جز7ص223)(تفسیر الثعالبی:جز3ص38))تفسیر مظہری:جز3ص361)(احکام القرآن للجصاص:جز4ص208) (البحر المحیط:جز5ص68)

(3)

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ o

وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کے ذِکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ غور سے سنو! اللہ کے ذِکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔ [24]

اس آیتِ مبارکہ میں رب تعالیٰ نے ایمان والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو ایمان لائے ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان ملتا ہے اور مزید فرمایا کہ غور سے سنو اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ کے ذِکر ہی سے دلوں کو سکون(Equanimity/Peas of mind)،راحت،خوشی، فرحت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ ہم لوگ مال و دولت، شراب وشباب، عزت اور شہرت، بنگلہ ، گاڑی، نشہ اور نہ جانے کس کس چیز میں سکون تلاش کرتے پھرتے ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کے اس قول پر غور اور عمل کرنے کیلئے تیار نہیں کہ اگر تمہیں سکونِ قلب کی نعمت چاہیے تو میرا ذِکر کرو مجھے یاد کرو تمہیں دنیا میں بھی سکون ملے گا اور آخرت میں بھی نہ کوئی خوف ہو گا نہ کوئی غم۔ کیا خوب شعر ہے کہ

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

(4)

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

(وہ عقل مند) جو یاد کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلو پر لیٹے ہوئے اور زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور و

[24](سورہ الرعد آیت 28)

النَّارِ ٥ | فکر کرتے ہیں ۔(اور تسلیم کرتے ہیں کہ)اے ہمارے رب تونے اس کو فضول پیدا نہیں فرمایا۔ پاک ہے تیری ذات پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔[25]

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عقل مندوں کی دو(2)نشانیاں (Sings)بیان فرمائی ہیں

(1) (عقل مند وہ لوگ ہیں جو) کھڑے ،بیٹھے اور لیٹے ہوئے یعنی ہر حالت میں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں ۔اس نشانی سے ذِکر قلبی کی طرف ہی اشارہ ہے کیوں کہ یہ وہ ذِکر ہے جو ہر حالت میں آسانی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

(2)(عقل مند وہ لوگ ہیں جو)زمین اور آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے؟اور کتنی خوبصورتی ،کاریگری اور صفائی سے ان کو بنایا ہے، کس قدر دلنشیں سرسبز وادیاں ،ہرے بھرے کھیت دل کو شاداب اور طبیعت کو باغ وبہار کر دیتے ہیں ،تروتازہ ہوا انسان کو راحت سے ہمکنار کرتے ہوئے گزر جاتی ہے یہاں تک کہ ہر ہر چیز میں ہمارے لئے غور و فکر کرنے اور سیکھنے اور ترقی کرنے کے بیشمار مواقع موجود ہیں ۔ مگر ہم اس غور و فکر کی صلاحیت کو بروئے کار نہیں لاتے اور نہ ہی اس سے استفادہ کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس جدید دور میں بھی سائنس(Science)اور ٹیکنالوجی (Technology)کے میدان میں انتہائی سستی اور کاہلی کا شکار ہیں۔اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارے مدارس،اسکولز،کالجز اور یونیورسٹیز کے

---

[25](سورہ ال عمران آیت 191)

طلبہ (Students)فضول کاموں کے بجائے علوم دینیہ (Islamic Sciences) حیاتیات (Biology)طبیعات(Physics) کیمیا(Chemistry)اور دیگر جدید علوم میں دسترس حاصل کریں اور تحقیق(Research)کے میدان میں آگے نکل کر یہ ثابت کریں کہ ہم اپنے آباؤاجداد کی ایجادات کو بھولے نہیں، لیکن صرف باتوں سے کچھ ہونے والا نہیں،اس کے لئے قوم کے ہر فرد کو میدانِ عمل میں سرگرم ہونا پڑے گا۔ صرف نقل کے بل بوتے پر ڈگریاں حاصل کر کے نہ تو ہم اچھے سائنسدان بن سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں ۔اس کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ ہر نوجوان اور ہر فرد اپنے اپنے شعبے میں صدقِ دل سے کوشش اور محنت کرتا رہے اور اپنے حصے کی شمع جلاتا رہے۔علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر　　　ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

(5)

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِاللہِ۔۔۔۔ کیا اہل ایمان کیلئے ابھی وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل یادِ الٰہی کیلئے جھک جائیں۔[26]

آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایمان والوں کے بارے میں تعجب کا اظہار فرمایا جارہا ہے کہ کیا ایمان والوں کیلئے اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کیلئے عاجزی اختیار کرتے ہوئے جھک جائیں ۔دوستو! یہاں چند لمحوں کے لئے رُک کر ہمیں غور کرنا ہے کہ اب تک ہم 20سالہ ،40سالہ یا60 سالہ عمریں گزار چکے ہیں۔کیا ہمارے قلوب میں یادِ الٰہی موجود ہے؟۔۔۔اگر نہیں۔۔۔تو خدارا ہمیں اپنی حالتِ زار پر نہ صرف

---

[26](سورہ حدید آیت16)

افسوس کرنے کی ضرورت ہے بلکہ آئندہ کا لائحہ عمل بھی ترتیب دیناہے۔دنیا کی خواہشات (Wants)تو کبھی پوری ہونی ہی نہیں البتہ عمر گزرتی جارہی ہے۔اکنامکس(Economics)کا اصول ہے کہ

خواہشات لامحدود ہیں اور خواہشات کو پورا کرنے کے ذرائع بہت کم ہیں۔	Wants are unlimited and sources are scerce.

بقول مرزا،اسداللہ غالب:۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے　　　بہت نکلے میرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

شیخ سعدی فرماتے ہیں :

چِھَل سال عمرعزیزت گزشت　　　حال تو از طفلی نہ گشت

ترجمہ:۔چالیس(40)سال تیری عمر گزر گئی،لیکن اب تک تیری بچوں والی عادتیں ختم نہیں ہوئیں ۔ کیا بقایا عمر بھی اسی طرح گزار نی ہے؟ذرا سوچیے!۔۔۔جی آپ ہی سے کہا جارہا ہے ذرا سوچیے!۔۔۔ اگر نہیں تو یہ عزم کرنا ہو گا کہ اب جو زندگی بقایاہے اسے یاد الٰہی کیلئے وقف کردیں اور اللہ رب العزت کی محبت کو اپنے دلوں میں جگہ دیتے ہوئے حقیقی مسرت اور دائمی کامیابی کی طرف قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ذکر قلبی نہ صرف اس معاملے میں ہماری بہترین رہنمائی کرتا ہے بلکہ دلوں کو اللہ کی یاد میں مشغول رکھ کر دلوں میں عاجزی اور انکساری پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خواہشات پر کنٹرول کرنا بھی سکھاتا ہے اور آخرت کی فکر اور دیدارِ یار کی طلب سے ہمکنار کرناتو اس کی خصوصیات میں سے ہیں۔

(6)

وَ الذّٰاکِرِیْنَ اللہَ کَثِیْرًا وَّ الذّٰاکِرٰاتِ اَعَدَّ اللہُ لَھُمْ مَغْفِرَۃً وَّاَجْرًاعَظِیْمًا O

اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور خواتین ،اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر

تیار کر رکھا ہے۔[27]

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان والے مردوں اور عورتوں کی نو(9) صفات بیان فرمانے کے بعد دسویں (10)صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ مرد اور عورتیں اللہ کو کثرت کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں ، کھڑے بیٹھے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے۔ یہاں تک کے ہر لمحہ یادِ خدا میں محو رہتے ہیں ،ان کیلئے مغفرت کا وعدہ ہے اور بڑے ثواب کی خوشخبری ہے۔لہذا زیادہ سے زیادہ اللہ کو یاد کیا جائے تاکہ انعام کا مستحق قرار پایا جاسکے۔ کثرتِ ذِکر کے بارے میں شیخ فرید الدین عطار فرماتے ہیں کہ

مومنا ذِکرِ خدا بسیار گو تا بیابی در دو عالم آبرو

اے مومن! خدا کا ذِکر کثرت سے کرو تاکہ دونوں جہانوں میں عزت سلامت رہے۔

(7)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا O اے ایمان والو! اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و

وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا O شام اس کی پاکی بیان کرو۔[28]

اِن دو آیات میں سے پہلی آیتِ مبارکہ میں ایمان والوں کو مخاطب کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ذِکر کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ کا ذِکر بہت زیادہ کیا کرو جبکہ دوسری آیت میں صبح وشام اللہ ربِ کریم کی تعریف بیان کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ زیادہ سے زیادہ اللہ کی یاد میں مشغول رہا جائے، جو کہ ذِکر قلبی کے ذریعے بے حد آسان ہے۔

---

[27](سورہ احزاب آیت 35)

[28](سورہ احزاب آیت 42-41)

(8)

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا۔۔۔ اور اپنے رب کو بہت زیادہ یاد کیا کرو۔[29]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو حکم فرمایا ہے کہ مجھے کثرت سے یاد کیا کرو۔ یہاں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کثرت سے ذِکر کرنا انبیاء کرام کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

(9)

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَ اذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَO پس جب نماز مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤاور اللہ کے فضل کو تلاش کرو اور اللہ کا ذِکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔[30]

اس سے پہلی آیت (سورہ جمعہ آیت 9) میں کاروبار بند کر کے نماز جمعہ کے لئے جانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس آیت میں یہ بیان فرمایا جارہا ہے کہ جب تم جمعہ کی نماز ادا کرلو تو زمین میں پھیل جاؤ یعنی دوبارہ اپنا کاروبار وغیرہ شروع کرلو یا زمین کی سیر کرو اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو اور اللہ کا ذِکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح اور کامیابی حاصل کر سکو۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ذِکر کو صرف نماز تک ہی محدود نہ رکھا جائے بلکہ اپنا کام کاج کرتے ہوئے بھی ذِکر خدا میں مشغول رہا جائے، جو کہ ذِکر قلبی ہمیں سکھاتا ہے۔

(10)

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ایسے (جواں) مرد جنھیں خرید و فروخت اللہ کے

---

[29] (سورہ ال عمران آیت 41)

[30] (سورہ جمعہ آیت 10)

ذِکْرِ اللّٰہِ۔۔۔۔ ذِکر سے غافل نہیں کرتی۔[31]

اس آیتِ قدسیہ میں ایسے خوش نصیب لوگوں کی تعریف اور صفات بیان کی گئی ہیں جنہیں خرید و فروخت بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی، اپنا کام کاج بھی کرتے رہتے ہیں اور نہ صرف ذِکر اللہ میں مشغول رہتے ہیں بلکہ فرائض کی ادائیگی بھی بحسن و خوبی سرانجام دیتے ہیں اور آخرت کے دن کو بھی نہیں بھولتے۔ لہذا نہ صرف ذِکر قلبی کرتے رہیں بلکہ اپنے کاروبار میں بھی مشغول رہیں اور اس دوران آخرت کو بھی نہ بھولیں۔

(11)

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔۔۔۔ اور یاد کرو اپنے رب کو جب تم بھول جاؤ۔[32]

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے اس طرف رہنمائی فرمائی ہے کہ اگر کوئی ذِکر کرنا بھول جائے تو پریشان ہونے کے بجائے دوبارہ اس کی یاد میں محو ہو جائے۔ ابتداء میں ذِکر قلبی کرنے والوں کو بھی اس پریشانی کا سامنا رہتا ہے لیکن اگر استقامت سے مسلسل کوشش کی جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ یہ معاملہ بھی سلجھ جاتا ہے اور ذاکر کا دل ہر وقت اللہ، اللہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس آیت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ہر شئے کو بُھلا کر اللہ رب کریم کا ذکر کیا جائے۔ یعنی دل میں صرف اور صرف اسی کی یاد ہو۔

(12)

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ O اور مجھے یاد کرنے کیلئے نماز قائم کیا کرو۔[33]

---

[31] (سورہ نور آیت 37)

[32] (سورہ کہف آیت 24)

[33] (سورہ طہٰ آیت 14)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ رب کریم بظاہر موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد فرمارہے ہیں کہ میری یاد کیلئے نماز ادا کرو لیکن یہ حکم در حقیقت امتِ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کیلئے بھی ہے کہ جب بھی نماز ادا کریں تو صرف رسمی نماز نہ ہو بلکہ اس میں اللہ کی یاد بھی شامل ہو اور یہ مختلف انداز میں ہو سکتی ہے۔ مثلاً جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں تو اللہ کی ذات کو اپنے سامنے جانیں، اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم خود کو اس کے سامنے کھڑا تصور کریں۔ زبان سے اس کی حمد بیان کریں اور دل میں اِسمِ ذات (ذِکر قلبی) کا خیال رکھیں۔

(13)

فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى O بے شک وہ رازوں کو اور دل میں چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔[34]

اس آیتِ مبارکہ میں یہ بیان کیا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، جس نے ساری کائنات کو پیدا فرمایا ہے اس کی طاقت بہت عظیم ہے، وہ نہ صرف بلند آواز کو سنتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں کے راز اور دل میں چھپی ہوئی باتوں کا بھی بخوبی علم رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ تو ہر شئے کا جاننے والا ہے۔ ذِکر قلبی بھی دل میں کیا جاتا ہے، جسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے اور بے حساب اجر و ثواب سے بھی سرفراز فرماتا ہے۔ اس ذِکر کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے انسان ریاکاری سے بچا رہتا ہے۔ اسی لئے ذِکر قلبی ذِکر جہری سے بہتر ہے۔ مزید تفصیلات[35]

---

[34] (سورہ طٰہٰ آیت 7)

[35] (تفسیر آلوسی: جز 8 ص 479)

(14)

فَوَيۡلٌ لِّلۡقٰسِيَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ O

پس ہلاکت ہے اُن سخت دلوں کیلئے جو ذِکرِ خدا سے متاثر نہیں ہوتے یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔[36]

آیتِ مبارکہ کے اس حصے میں ان لوگوں کے بارے میں وعید بیان کی جارہی ہے جن کے دل اس قدر سخت ہو گئے ہیں کہ ان پر خدا کے ذِکر کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس طرف کوئی توجہ دیتے ہیں، تو ایسے لوگ کھلی گمراہی میں ہیں ۔اب ایسے لوگوں کی بد قسمتی کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ لہٰذا ہمیں غور کرنا ہے کہ ہم ان لوگوں میں سے تو نہیں ؟ اگر ہیں تو اللہ کے حضور توبہ کریں اور اللہ کا ذِکر کرنا شروع کر دیں اسی میں کامیابی اور کامرانی ہے ، مگر کاش کہ ہم سمجھ جائیں! ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں کہ

دلِ مردہ دل نہیں اسے زندہ کر دوبارہ — کہ یہی ہے اُمتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

(15)

اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا O

جب اس نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا۔[37]

اس آیت مبارکہ میں حضرت زکریا علیہ السلام کی پکار کو بیان کیا جارہا ہے جس کو انھوں نے رب تعالیٰ کے حضور پیش کیا تھا۔ یہاں (نِدَاء خَفِيًّا) کا ایک معنی دعا ہے اور دوسرا معنی ابن جریج کے مطابق ذِکر خفی ہے۔[38]

---

[36](سورہ زمر آیت 22)

[37](سورہ مریم آیت 3)

[38](تفسیر ابن عطیہ: جز4 ص4، تفسیر قرطبی: جز11 ص76، تفسیر ثعالبی: جز4 ص5، تفسیر الوسیط للزحیلی: جز2 ص1460، احکام القرآن: جز5 ص45)

(16)

وَ خَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا اور (اس روز) اللہ کے خوف سے سب آوازیں خاموش ہو جائیں گی۔ پس تم نہ سنو گے مگر مدہم سی آہٹ۔[39]

آیت مبارکہ کے اس حصے میں قیامت کے دن کی سختی اور دہشت کے بارے میں بتایا جارہا ہے کہ اس دن اللہ کے خوف سے کسی کی آواز بھی نکل نہ پائے گی، مگر آگے فرمایا کہ تم ایک مدہم آواز سنو گے۔ علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس مدہم سی آواز سے مراد ذِکر خفی ہے۔[40] تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس دن خوف سے لوگوں کی آوازیں نہیں نکلیں گی اس دن بھی ایسے لوگ ہوں گے جو بلا خوف و خطر ذِکر خفی کر رہے ہوں گے۔

عَنۡ مَسۡرُوقٍ قَالَ: مَا دَامَ قَلۡبُ الرَّجُلِ يَذۡكُرُ اللهَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ، وَإِنۡ كَانَ فِي السُّوقِ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا دل اللہ کے ذکر میں ہمہ وقت مشغول ہو تو (گویا کہ) وہ نماز میں ہے اگرچہ وہ بازار میں (ہی کیوں نہ) ہو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: کتاب الزہد، باب، ماجاء فی فضل الذکر، جز7، ص171 حدیث35060)

(شعب الایمان: محبۃ اللہ عزوجل، جز2، ص175 حدیث678)

[39] (سورہ طٰہٰ آیت108)

[40] (تفسیر رازی = تفسیر کبیر: جز22 ص101)

ذِکر قلبی اور احادیثِ مبارکہ

قرآن پاک کی روشنی میں ذکر کی فضیلت اور اس کے احکام جاننے کے بعد اب آئیں حضور ﷺ کے اقوال و افعال کے تناظر میں ذِکر قلبی کی فضیلت اور مقام و مرتبہ کے بارے میں رہنمائی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(1)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ہر وقت اللہ کو یاد فرمایا کرتے تھے۔[41]

اس حدیثِ مبارکہ سے پتہ چلا کہ آنحضور پر نور ﷺ ہر لمحہ اللہ کا ذِکر کیا کرتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذِکر قلبی آپ ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے۔ کیونکہ ہر لمحہ ذکر کرنا بغیر ذکر قلبی کے ممکن نہیں۔

(2)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بندے کے گمان کے مطابق معاملہ

---

[41] (صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب: ھل یتبع المؤذن فاہ ھاھنا وھاھنا، جز1 ص129)
(صحیح مسلم: کتاب الحیض، باب: ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابۃ وغیرھا، جز1 ص282 حدیث 373)
(سنن ابی داؤد: کتاب الطھارۃ، باب: فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طھر، جز1 ص5 حدیث 18)
(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الطھارۃ، باب: مخالطۃ الجنب وما یباح لہ، جز2 ص436 حدیث 456)

اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ۔

کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اکیلا (دل میں) یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت (حلقہ ذِکر) میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت (گروہِ ملائکہ) میں اسے یاد کرتا ہوں۔[42]

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں کہ بہت سے اہل علم فرماتے ہیں کہ ذِکر خفی ذِکر جہری سے افضل ہے۔[43]

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (فی نفسہ) سے مراد ذِکر قلبی ہے۔[44]

(3)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ، وَ لٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں (ظاہری صورت) اور مال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔[45]

---

[42] (صحیح بخاری: کتاب التوحید، باب: قول اللہ تعالیٰ (ویحذرکم اللہ نفسہ۔ العمران 28)، جز 9 ص 121 حدیث 7405)

(صحیح مسلم: کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب: الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، جز 4 ص 2061 حدیث 2675)

[43] (فتح الباری: کتاب الفتن، باب: قول اللہ تعالیٰ (ویحذرکم اللہ نفسہ۔ العمران 28)، جز 13 ص 386)

[44] (مرقاۃ المفاتیح: کتاب الاداب، باب: الحب فی اللہ ومن اللہ، جز 8 ص 3145)

[45] (صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ والاداب، باب: تحریم الظلم المسلم، جز 4 ص 1987 حدیث 2564)

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو تخلیق فرمایا ہے اور تمام کو ظاہر و باطن عطا کیا ہے مگر اس کے ہاں اہمیت باطن کی زیادہ ہے، پس جس نے اپنے باطن کو اللہ کے ذکر میں مشغول کرلیا تو اللہ کی خوشنودی سے سرفراز ہونے کا اہل قرار پائے گا۔لہذا اپنے باطن کو اچھا بنانے کی کوشش کریں، کیونکہ محبوب کو وہی جگہ پسند ہے۔

(4)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مَثَلُ اَلْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُاللہَ فِیْہِ، وَ الْبَیْتِ الَّذِیْنَ لَایُذْکَرُ اللہَ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں اللہ کا ذِکر ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذِکر نہ ہو ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔[46]

انسان کا دل بھی گھر کی مانند ہوتا ہے، تو جس دل میں اللہ کا ذِکر ہو وہ زندہ ہے اور جو اس کے برعکس ہو اس کی مثال مردہ کی سی ہے۔

(5)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الخُدرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادُ اَفْضَلُ وَ اَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ اَلذَّاکِرُوْنَ اللہَ کَثِیْرًا وَّ الذَّاکِرَاتِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَ مِنَ الْغَازِیِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِیْ الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حتی یَنْکَسِرَ یَخْتَضِبَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کون سے لوگ افضل اور اعلیٰ درجے پر ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا بہت زیادہ ذِکر کرنے والے مرد اور خواتین۔ عرض کیا گیا کہ اللہ کی راہ میں

[46] (صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب: استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ، جز1 ص539 حدیث 779)

وَمَاكَانَ اَلذَّاكِرُوْنَ اَللهَ كَثِيْرًا اَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً۔

لڑنے والے غازی سے بھی ؟آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ کفار و مشرکین پر تلوار چلائے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اورخون سے رنگین ہو جائے تب بھی اللہ کا ذِکر کرنے والا درجے میں اس سے افضل ہے۔[47]

مولائے روم فرماتے ہیں کہ

آں جہاد اصغر است ایں اکبر است

وہ(کفار سے) جہاد چھوٹا کام ہے اور یہ (نفس سے) جہاد کرنا بڑا کام ہے۔

واضح رہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر یہ کہنا درست نہیں کہ جہاد کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ جہاد کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلَّم ہے کیونکہ آپ ﷺ نے خود جہاد فرمایا ہے۔ اس حدیث میں بات فضیلت کی ہو رہی ہے، نہ کہ منع کرنے کی۔

(6)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ اَلْخُدْرِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيَذْكُرَنَّ اللهَ اَقْوَامٌ فِی الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ اللهُ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى ۔

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذِکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے

---

[47](سنن ترمذی: ابواب الدعوات، باب: ماجاء فی فضل الذکر، جز5 ص458 حدیث 3376)
(مسند احمد: مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند ابی سعید الخدری، جز18 ص248 حدیث 11720)

گا۔[48]

اس حدیثِ مبارکہ میں ذِکر قلبی کرنے والوں کیلئے خوشخبری ہے کہ یہ جنت میں اعلیٰ مقام کے اہل قرار پائیں گے، کیونکہ یہ نرم بستروں میں لیٹے ہوئے بھی ذِکر میں مشغول رہتے ہیں ۔

(7)

عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُفَضِّلُ الذِّكْرَ الْخَفِيَّ اَلَّذِیْ لَا يَسْمَعَهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔ فَيَقُوْلُ : اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَ جَمَعَ اللهُ الْخَلَائِقَ لِحِسَابِهِمْ، وَ جاءتِ الْحَفَظَةُ بِمَا حَفِظُوْا وَ كَتَبُوْا قَالَ اللهُ لَهُمْ: اُنْظُرُوْا هَلْ بَقِیَ لَهٗ مِنْ شَيْئٍ فَيَقُوْلُوْنَ : رَبَّنَا مَا تَرَكْنَا شَيْئًا مِّمَّا عَلِمْنَاهُ وَ حَفِظْنَاهُ اِلَّا وَ قَدْ اَحْصَيْنَاهُ وَ كَتَبْنَاهُ فَيَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَهٗ: اِنَّ لَكَ عِنْدِیْ خَبْئًا لَا تَعْلَمُهٗ وَ اَنَا اَجْزِيْكَ بِهٖ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْخَفِیُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی علیہ السلام ذِکر خفی کو ستر (70) گُنا زیادہ فضیلت دیتے تھے جو لکھنے والے (فرشتوں) کو بھی سنائی نہیں دیتا۔ جب قیامت کا دن ہو گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو حساب کیلئے جمع فرمائے گا۔ لکھنے والے فرشتے (وہ اعمال لیکر) آئیں گے جو انھوں نے لکھے یا حفظ کئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو اس کی کوئی چیز رہ تو نہیں گئی؟ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! جو کچھ ہم جانتے ہیں اور جو ہم نے یاد کیا، وہ پوری طرح لکھ کر لے آئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس بندے سے ارشاد فرمائے گا کہ بے شک میرے پاس تمہارے لئے ایسی نیکی ہے، جسے یہ (فرشتے)

[48](مسند ابی یعلی: من مسند ابی سعید الخذری، جز2 ص359 حدیث1110)
(صحیح ابن حبان: کتاب البر والاحسان، باب: الاخلاص والاعمال السر، جز2 ص124 حدیث398)

نہیں جانتے میں تمہیں اس کا بدلہ دوں گا اور وہ (نیکی) ذِکر خفی ہے۔[49]

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ذِکر قلبی دوسرے اَذکار سے 70 گنا زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔ دل سے ایک دفعہ اللہ کہنا زبان سے ستر مرتبہ کہنے سے افضل و اعلیٰ ہے اور تو اور یہ ایسی نیکی ہے جسکا علم فرشتوں کو بھی نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ!

(8)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلشَّیْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ اِبْنِ اٰدَمَ، فَاِذَا ذَکَرَ اللہَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شیطان انسان کے دل سے چمٹا رہتا ہے۔ پس جب بندہ اللہ کا ذِکر کرتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے اور جب بندہ اللہ کے ذِکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔[50]

[49] (مسند ابی یعلیٰ: مسند عائشۃ، جز8 ص182 حدیث 4738)
(المطالب العالیۃ: کتاب الاذکار والدعوات، باب: فضل الذکر الخفی، جز14 ص129 حدیث 3411)
(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الطہارۃ، باب: مخالطۃ الجنب وما یباح لہ، جز2 ص436)

[50] (مصنف ابی شیبہ: کتاب الزھد، کلام ابن عباس، جز7 ص135 حدیث 34774)
(رواہ بخاری تعلیقًا، مرآۃ شرح مشکوٰۃ: جلد3 ص322)

اللہ کی یاد سے ہمارے دلوں کی غفلت اس قدر عروج پر پہنچ گئی ہے کہ اگر ہم زبان سے ذِکر کرتے بھی ہیں تو ہمارے دل اس چیز سے عاری ہی رہتے ہیں، اسلئے ہمارے وظیفے بے اثر ہی رہ جاتے ہیں، کیونکہ ذِکر بھی بغیر فکر کے سود مند نہیں ہوتا۔ فارسی کا کیا خوب شعر ہے کہ

برزبان اللہ اللہ در دل گاؤ خر　　　　این چنیں تسبیح کہ دارد اثر

ترجمہ:۔ زبان پر تو اللہ اللہ ہو مگر دل میں گائے اور گدھے کی سوچ ہو، تو ایسی تسبیح کیا خاک اثر دکھائے گی۔ آج ہمارا یہی حال ہے، وظائف تو بہت پڑھتے ہیں مگر کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

تسبیح پھری پر دل نا پھریا　　　　کی لینڑا تسبیح پھڑ کے ھو

(9)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَعَنِ النَّبِیْ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ شَیْئٍ صِقَالَۃً وَ صِقَالَۃَ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللهِ عزَّوَجَلَّ، وَ مَا مِنْ شَیْئٍ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِکْرِ اللهِ۔۔۔۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ بے شک ہر چیز کی صفائی کا کوئی نہ کوئی آلہ ہوتا ہے اور دلوں کی صفائی کا آلہ (ذریعہ) اللہ کا ذِکر ہے اور کوئی چیز اللہ کے ذِکر سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے نجات نہیں دیتی۔[51]

گھر کی صفائی کیلئے جھاڑو، پونچے اور وائپر کا استعمال کیا جاتا ہے، قالین وغیرہ کی صفائی ویکیوم کلینر کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنے دل اور باطن کی صفائی کرنا چاہے تو اس کے لئے اللہ کے ذکر سے بہتر کوئی طریقہ نہیں اور یہ ذکر آخرت میں عذاب سے نجات کا وسیلہ بھی بنے گا۔

---

[51] (کنز العمال: کتاب الایمان والاسلام، باب: فی الذکر والفضیلۃ، جز1 ص428 حدیث 1848)

(10)

عَنۡ مَعَاذِ بۡنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ لَيۡسَ يَتَحَسَّرُ اَهۡلُ الۡجَنَّةِ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتۡ بِهِمۡ لَمۡ يَذۡكُرُوا اللّٰهَ فِيۡهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنتیو ں کو دنیا کی کسی چیز کا افسوس نہیں ہو گا سوائے اس لمحے (سیکنڈ) کے جو اللہ کے ذِکر کے بغیر دنیا میں گزرا ہو گا۔[52]

اس حدیث مبارکہ کی رہنمائی بھی ذِکر قلبی کی طرف ہے کہ جس کے ذریعے ہر لمحے اللہ کا ذِکر کیا جاسکتا ہے۔ بعض اولیاء کرام ۔۔۔ تو ایک لمحہ بھی یادِ خدا کے بغیر گزارنے کو بہت بڑا گناہ اور اپنی موت تصور کیا کرتے تھے۔

(11)

عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ خَيۡرُ الذِّكۡرِ الۡخَفِيُّ وَ خَيۡرُ الرِّزۡقِ مَا يَكۡفِيۡ۔

سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے بہترین ذِکر، ذِکر خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو کافی ہو۔[53]

---

[52] (المعجم الکبیر للطبرانی: باب المیم، جبیر بن نفیل، عن معاذ بن جبل، جز20 ص93 حدیث 182)
(شعب الایمان: کتاب محبۃ اللہ عزوجل، فصل: فی ادامۃ ذکر اللہ عزوجل، جز2 ص55 حدیث 509)

[53] (مسند احمد: مسند باقی العشرۃ المبشرۃ، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، جز3 ص76 حدیث 1477)
(شعب الایمان: کتاب محبۃ اللہ عزوجل، فصل: فی ادامۃ ذکر اللہ عزوجل، جز2 ص81 حدیث 547)
(مسند عبد اللہ بن مبارک: باب الفتن، جز1 ص154 حدیث 250)

اللہ کا ذکر کسی بھی طرح کا ہو بہتر اور افضل ہے مگر سب سے بہتر طریقہ ذکر خفی یعنی قلبی ہے۔ جس کی وضاحت مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہے۔ رزق بھی وہی اچھا ہے، جتنا زندگی گزارنے کیلئے کافی ہو، حد سے زیادہ مال و دولت بھی آزمائش ہے۔

(12)

عَنِ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَا وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ القَلْبُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ بے شک جسم میں ایک لوتھڑا ہے، جب اس کی اصلاح ہو جائے تو پورے بدن کی اصلاح ہو جاتی ہے اور جب اس میں خرابی پیدا ہو جائے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ جان لو! وہ دل ہے۔[54]

اس حدیث مقدسہ میں انسانی جوارح (Parts of body) کے بادشاہ کی اہمیت بتائی جا رہی ہے کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے، اگر وہ درست ہو تو تمام بدن ٹھیک رہتا ہے۔.................. اور وہ لوتھڑا دل ہے اگر اس کی اصلاح ہوئی ہو تو انسان اچھے کاموں کی طرف راغب ہوتا ہے اور اگر معاملہ اسکے برعکس ہو تو نتیجہ بھی اُلٹ ہوتا ہے۔.............. دل کی اصلاح کا ایک بہترین طریقہ ذکر قلبی ہے، جس کے ذریعے دل کی اصلاح ممکن ہے۔ میڈیکل سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ دل سے ہی خون (Blood) تمام بدن کو روانہ ہوتا ہے۔ لہذا اگر دل صحت مند ہو گا تو تمام اعضاء

[54] (صحیح البخاری: کتاب الایمان، باب فضل من استبر الدینہ، جز 1 ص 20 حدیث 52)
(صحیح مسلم: کتاب الطلاق، باب اخذ الحلال وترک الشبھات، جز 3 ص 1219 حدیث 1599)

تک خون کی سپلائی ممکن ہو گی۔لہٰذا اگر ایسے دل سے خون سفر کرے جو کہ ذکر اللہ میں مشغول ہو تو اُس خون کی اہمیت اور طاقت کیا ہو گی، اسکا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

(13)

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أُذْكُرُوْا اللهَ تَعَالىٰ ذِكْرًا خَامِلاً فَقِيْلَ وَمَا الذِّكْرُ الْخَامِلُ ؟ قَالَ اَلذِّكْرُ الْخَفِيْ۔

ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا خامل ذِکر کیا کرو ۔عرض کیا گیا کہ خامل ذِکر کونسا ہے ؟آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذِکر خفی۔[55]

اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو ذکرِ خامل کرنے کا حکم فرمایا ہے اور یہاں ذکر خامل سے مراد ذکر قلبی ہے جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا۔

(14)

عَنْ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ أَقَرِيبٌ أَنْتَ فَأُنَاجِيكَ أَمْ بَعِيدٌ فَأُنَادِيكَ فَقَالَ لَهُ: يَا مُوسٰى، أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي فَقَالَ: إِنِّي أَكُونُ عَلَى حَالٍ أُجِلُّكَ عَنْهَا قَالَ: مَا هِيَ يَا مُوسٰى قَالَ: عِنْدَ الْغَائِطِ وَالْجَنَابَةِ قَالَ: اذْكُرْنِي عَلَى كُلِّ حَالٍ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے میرے رب! کیا تو میرے قریب ہے، تاکہ میں تجھے آہستہ آواز سے پکاروں یا دور ہے تاکہ بلند آواز سے تجھے صدا دوں ؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ !میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے۔موسیٰ علیہ

---

[55](الزھد والرقائق لابن المبارک: باب العمل والذکر الخفی، الجز1 ص50 حدیث155)

(جامع الاحادیث: باب الھمزة، فصل بقیة الھمزة مع الذال، جز4 ص159 حدیث2995)(الجامع الصغیر: جز1 حدیث1750)

السلام نے عرض کی اے میرے اللہ! میں (کبھی)
ایسے حال میں ہوتا ہوں جس سے تو پاک ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کونسا حال ہے؟ موسیٰ
علیہ السلام نے عرض کی کہ بول وبراز اور جنابت
کے وقت۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تم ہر حال
میں مجھے یاد کرو۔[56]

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حالت جنابت (جب غسل کرنا فرض ہو جائے)اور بول و براز کے وقت اللہ کو یاد کیا جائے، لیکن ان حالتوں میں زبان سے اللہ کو یاد کرنا مناسب اور جائز نہیں تو کس طرح یاد کیا جائے؟ اس کا جواب بھی واضح ہے کہ دل میں یاد کیا جائے ۔کیونکہ اس حالت میں دل کے اندر کچھ بھی پڑھنا جائز ہے۔ یہ سوال آپ کے ذہن میں آسکتا ہے کہ مندرجہ بالا حالتوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا تو بے ادبی ہے۔ لیکن در حقیقت یہ بے ادبی نہیں، کیونکہ ہر جگہ محبوب حقیقی کا جلوہ اور یاد تو لاکھوں میں کسی ایک کو نصیب ہوتی ہے، جس طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کیفیت تھی کہ انھیں ہر جگہ حضور ﷺ نظر آتے تھے۔لہذا یہ ذکر قلبی کی ہی فضیلت ہے کہ اسے ہر حال میں کیا جاسکتا ہے۔

[56] (مصنف ابن ابی شیبۃ: کتاب الطھارۃ، باب: الرجل یذکر اللہ وھو علی الخلائ اوھو یجامع، الجز1 ص108 حدیث 1224)
(شعب الایمان: باب محبۃ اللہ عزوجل، فصل الثانی فی ذکر و آثار واخبار وردت فی ذکر اللہ، جز2 ص171 حدیث 670)
(الزھد لاحمد بن حنبل: باب اخبار موسیٰ علیہ السلام، جز1 ص59 حدیث 354)

(15)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَفْضُلُ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الذِّكْرِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذِکر خفی دوسرے اذکار سے ستر (70) گنا افضل ہے۔[57]

(16)

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ، فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ، فَذَلِكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول ﷺ نے فرمایا کہ علم دو طرح کا ہے (1) دل کا علم، پس یہ فائدہ مند علم ہے۔ (2) زبان کا علم، پس یہ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔[58]

اس حدیث مقدسہ میں علم کی دو اقسام بیان کی گئی ہیں:

(1) قلب کا علم :۔ اس سے مراد دل کے روحانی (Spritual) اور باطنی علوم (Occult Sciences) ہیں، جن میں: علم لدنی اور دوسرے ہزارہا علوم شامل ہیں۔ ہر شخص ان علوم اور رازوں کو نہیں جان سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ بہر کیف انبیاء کرام اور اولیاء کاملین ان علوم سے آشنا ہوتے ہیں۔ ان علوم تک ایک عام انسان بھی رسائی

---

[57] (مصنف ابن ابی شیبۃ: کتاب الدعاء، باب: فی رفع الصوت فی الدعاء، جز6 ص85 حدیث 29664)
(شعب الایمان: کتاب محبۃ اللہ عزوجل، فصل: فی ادامۃ ذکر اللہ عزوجل، جز2 ص83 حدیث 551)
(الفوائد المنتقاۃ: جز1 ص140 حدیث 140)

[58] (الزہد والرقائق: باب، فضل الذکر، جز1، ص407، حدیث 1161) (**مصنف ابن ابی شیبہ**: کتاب الزہد، باب ذکر عن نبینا ﷺ، جز7، ص82، حدیث 34361) (**سنن دارمی**: کتاب العلم، باب التوبیخ لمن یطلب العلم لغیر اللہ، جز1، ص737، ح376)

حاصل کر سکتا ہے، بشرط یہ کہ وہ ظاہری اور باطنی طور پر خود کو احکام الٰہی کا پابند بنا لے۔ لیکن یہ کام ہے بڑا مشکل، اکیلے بندے کے بس کی بات نہیں، تو کس طرح ظاہر و باطن کی اصلاح کرتے ہوئے باطنی علوم تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے؟۔۔۔۔ہاں ایک طریقہ ہے کہ اُن لوگوں کے ساتھ نسبت اور تعلق پیدا کیا جائے جو ان منزلوں سے آشنا ہوں۔ لیکن وہ لوگ ہیں کون؟۔۔۔وہ اور کوئی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دوست یعنی اولیاء اللہ ہیں کہ جن کی صحبت میں رہ کر نہ صرف اِن علوم تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے بلکہ اللہ رب کریم کی خوشنودی کا حقدار بھی بنا جاسکتا ہے۔ قلب کے علوم میں سے ایک علم ذکر قلبی بھی ہے۔ کیونکہ اسکا تعلق بھی قلب سے ہے۔ واضح رہے کہ دل کا علم ہی فائدہ مند ہے جس طرح کہ اوپر حدیث میں بیان ہوا۔

(2)زبان کا علم:۔ دوسری قسم زبان کے علم کی ہے یعنی ظاہری علوم (Formal/External Sciences) کی، ان کے بارے میں بروز قیامت پوچھا جائے گا اور ان علوم پر عمل یا بے عملی، تکبر یا عاجزی وغیرہ کی بنیاد پر جزا اور سزا کا معاملہ ہو گا۔ خصوصاً اُن اسلامی علوم پر کہ نہ صرف جن کا حاصل کرنا ضروری ہے بلکہ اُن پر عمل بھی لازم ہے۔ لہذا صرف دین و دنیا کے ظاہری علوم کے حصول کو ہی سب کچھ نہ سمجھا جائے بلکہ ان علوم کی تحصیل کے بعد اِن پر عمل اور روحانی علوم کی طلب بھی کی جائے تاکہ آخرت میں کامیابی ممکن بن سکے۔ ورنہ تو یہ علوم سزا کا سبب بھی بن سکتے ہیں اور سزا صرف یہی نہیں کہ آگ میں ڈالا جائے گا بلکہ سب سے بڑی سزا اور بد نصیبی تو یہ ہے کہ گناہگار لوگ، اللہ رب کریم کے دیدار سے محروم رہیں گے۔۔۔ اللہ اکبر!

علم را بر دل زنی یارے بود   علم را بر تن زنی مارے بود

(17)

عَنْ أَسْمَاء بِنْتِ يَزِيدَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

بِخِیَارِكُمْ» ، قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا، ذُكِرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ»

کیا میں تم کو تمہارے بہترین لوگ نہ بتادوں ؟صحابہ نے عرض کیا کہ ضرور بتائیں !آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ رب العزت یاد آجائے۔[59]

مولائے روم فرماتے ہیں کہ

صحبت مرداں اگریک ساعت است بهتر از صد چله و صد طاعت است

ترجمہ:۔اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ ایک سیکنڈ گزارنا،سو(100)چِلوں اور سو(100)طاعتوں سے بہتر ہے۔

هر که خواهد هم نشینی با خدا اُو نشیند در حضور اولیاء

ترجمہ:۔جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور بیٹھنا چاہتا ہے،وہ اولیاء اللہ کی معیت اختیار کرے۔

ذِکرِ قلبی اور جدید سائنس

اللہ رب العزت نے انسان کو سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا فرما کر کائنات میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اس بات کا تذکرہ فرما کر سائنس کی بنیاد بھی واضح کی ۔ پھر رفتہ رفتہ انسان آج کی اس جدید سائنس(Modern Science)تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن سائنس ہنوز اپنی ختم نہ ہونے والی دریافتوں(Discoveries)اور ایجادات(Inventions)کی طرف گامزن ہے۔

---

[59] (سنن ابن ماجہ: کتاب الزھد، باب: من لاے وَبہ لہ، جز2ص1379حدیث4119)

(مسند احمد: الملحق المستدرک من مسند الانصار، من حدیث اسماء بنت یزید۔ جز45ص575حدیث27599)

قلب کی انسانی جسم میں بڑی اہمیت ہے۔ ہر سال دنیا بھر میں ستمبر کا آخری اتوار "عالمی یومِ قلب" (International Heart Day) کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ذکر قلبی کا سائنس سے تعلق سمجھنے سے قبل، ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم سائنس اور اسکی حیثیت کو سمجھیں۔ سائنس کی عام طور پر یہ تعریف بیان کی جاتی ہے کہ

سائنس ایک ایسا بااصول مطالعہ ہے، جس کی بنیاد، مشاہدے اور تجربے پر ہے۔	Science is a Systematic study based upon Observation and Experiment.

اس تعریف پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اکثر مشاہدے اور تجربات تو غلط بھی ثابت ہوتے ہیں تو پھر کیا ہو گا۔ اس کا جواب بعض سائنسدان یہ دیتے ہیں کہ صرف ان دو چیزوں کا نام سائنس نہیں بلکہ ایک تیسری چیز عقل (Pure Reasoning) بھی سائنس کا حصہ ہے۔ لہذا اسے عقل پر پرکھا جائے گا۔ لیکن سوال اب بھی برقرار ہے کہ عقل بھی تو غلط فیصلے کرتی ہے؟۔۔۔۔۔ اور پھر وہ باتیں جو عقل کی حدود سے بھی باہر ہیں انکا کیا ہو گا؟

اس کا مطلب سائنس صرف مادی چیزوں سے بحث کرتی ہے اور وہ بھی صرف اس حد تک کہ بات مشاہدے، تجربے یا عقل سے ثابت ہو، ورنہ سائنس کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں اور پھر وہ باتیں جنکا تعلق موت، قبر، قیامت، جنت، دوزخ وغیرہ اور بالخصوص زندگی کے مقصد اور روحانی معاملات سے ہو تو یہ سائنس کے مضامین میں شامل نہیں اور اگر کوئی صرف سائنس اور عقل پر ہی ان کو جانچے تو وہ ان تمام چیزوں کا سرے سے ہی انکار کر دیگا، کیونکہ یہ باتیں عقل سے ماوریٰ ہیں۔ اب یہاں ایک اہم سوال اٹھتا ہے کہ آخر وہ کونسی چیز ہے جو ہر بات کے بارے میں مستند معلومات فراہم کرتی ہے اور زندگی کی حقیقت اور مقاصد کو واضح کرتی ہے؟۔۔۔

اس کا جواب صرف اور صرف ایک ہی ہے کہ وہ چیز "وحی الٰہی "(Divine Revelation)ہے،جو دنیا اور آخرت کی مکمل معلومات فراہم کرتی ہے۔وحی کی دو صورتیں ہیں (1)وحی متلو یعنی قرآن مجید(2)وحی غیر متلو یعنی احادیث مبارکہ۔اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ جو باتیں وحی سے معلوم ہوئیں، ان میں سے ایک بھی ابھی تک غلط ثابت نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو گی۔اس کے لئے آپ تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھیں آپ کو خود معلوم ہو جائے گا۔لیکن اس کے بر عکس سائنس اور عقل جن چیزوں کو چند سال پہلے نہیں مانتی تھی اب خود ثابت کر رہی ہے۔سادہ سی مثال سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ اگر آج سے سو سال قبل کسی کو یہ کہا جاتا کہ جس جگہ تم پیدل چل کر ایک سال بعد پہنچتے ہو وہاں میں ایک ڈبے(ہوائی جہاز) میں بیٹھ کر چند گھنٹوں میں پہنچ سکتا ہوں۔تو اگلا شخص کہتا کہ پاگل تو نہیں ہو گئے ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے،طبیعت تو ٹھیک ہے،جنات کا اثر تو نہیں ہو گیا ،عجیب باتیں کر رہے ہو۔وغیرہ وغیرہ لیکن آج وہ شخص(اعتراض کرنے والا) بذات خود یہ سفر کر سکتا ہے۔اسی طرح اگر چند سال پہلے کسی سے یہ کہا جاتا کہ صابن جیسی ایک چیز(موبائل فون)ایجاد ہونے والی ہے۔جس کے ذریعے آپ کئی میل دور بیٹھے ہوئے شخص سے بات کر سکیں گے،اس کے علاوہ کئی ویڈیوز بھی دیکھ پائیں گے۔تو وہ کہتا کہ بے وقوف کسی اور کو بنانا۔ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔یہ تمام باتیں اس نے کیوں کیں؟؟؟کیونکہ اس وقت عقل کی رسائی ان باتوں تک نہیں پہنچ پائی تھی۔لہٰذا انکار کر دیا جاتا تھا۔لیکن جب یہ چیزیں سامنے آئیں تو اب ماننے کے سوا کوئی چارہ باقی نہیں رہا۔بالکل اسی طرح اسلام کی جو باتیں آج ہماری سمجھ میں نہیں آتیں،وہ کچھ عرصے یا کم سے کم موت کے بعد سب کو ماننی پڑیں گی۔لیکن اُس وقت تسلیم کرنا کسی کام کا نہیں ہو گا،کیونکہ وحی ہمیں غیب پر ایمان کی تعلیم دیتی ہے اور اگر ہم نے یہ نہیں کیا،تو اسکی سزا بھی وحی نے ہمیں بتادی ہے۔

بہر کیف مزید تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا،بس یہ سمجھ لیں کہ اس گفتگو کا مقصد یہ ہر گز نہیں کہ سائنس کوئی بری چیز ہے یا ہم اسے ہر معاملے میں ترک کر دیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ سائنس کو

ہی سب کچھ سمجھنا چھوڑ دیں ،اسلام کو سائنس پر پرکھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ سائنس کو اسلامی اصولوں پر جانچیں۔جو باتیں اسلام کے موافق یا کم سے کم مخالف نہ ہوں تو انھیں نہ صرف صدقِ دل سے قبول کریں بلکہ اُن سے بھرپور استفادہ بھی کریں اور جو باتیں اسلام کے واضح اصولوں سے ٹکرائیں تو اُنھیں نہ صرف بُرا جانیں اور بُرا کہیں، بلکہ عملی صورت میں بھی ترک کردیں اور زندگی کے ہر معاملے میں وحی سے مدد حاصل کریں۔

مندرجہ بالا گفتگو کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ذکر قلبی سائنس کا موضوع نہیں، کیونکہ سائنس کی رسائی اس تک نہیں۔اسی لئے سائنس کی اس پر باقاعدہ کوئی تحقیق نہیں ۔لیکن کیونکہ ذِکر قلبی کا تعلق دل سے ہے اور دل پر سائنس بالخصوص جدید میڈیکل سائنس تحقیق کر رہی ہے۔لہذا دل کے حوالے سے چند باتیں پیش خدمت ہیں۔جن سے نہ صرف علم میں اضافہ ہو گا بلکہ ذکر قلبی کی اہمیت کا پتہ بھی چل سکے گا۔

دل کی ساخت:۔ انسانی دل ایک عضلاتی (Muscular) عضو (Organ) ہے اور یہ ایک جھلی پیریکارڈیم (Pericardium) میں محفوظ ہوتا ہے۔یہ انسان کے سینے میں بائیں جانب واقع ہوتا ہے۔دل کے سکڑنے اور پھیلنے کو "دھڑکن" (Heart beat) کہتے ہیں۔ایک صحت مند انسان کا دل ایک منٹ میں تقریباً 72 مرتبہ جبکہ ایک دن رات میں یہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ مرتبہ حرکت کرتا ہے،۔انسان کا دل چار خانوں پر مشتمل ہوتا ہے:

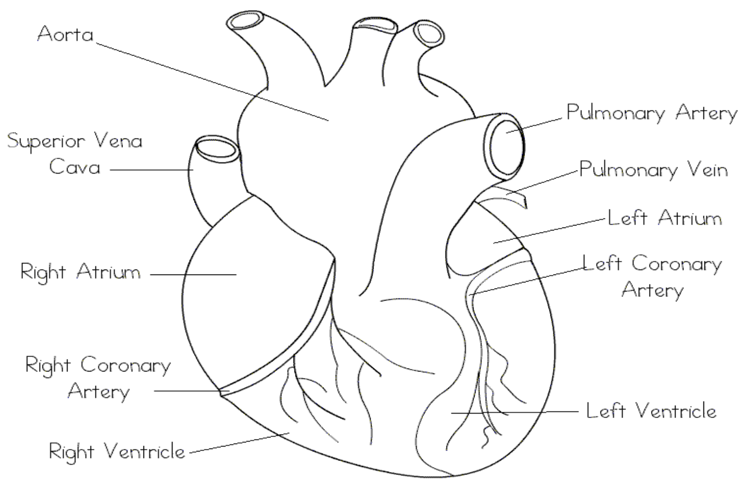
(1) دایاں آریکل / ایٹریم (Right Auricle/Atrium)

(2) بایاں آریکل / ایٹریم (Left Auricle/Atrium)

(3) دایاں وینٹریکل (Right Ventricle)

(4) بایاں وینٹریکل (Left Ventricle)

The Human Heart



دل کا فعل:۔ دل تمام اعضاء کا بادشاہ ہے اور انسانی جسم میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ پورے جسم سے نہ صرف خون وصول کرتا ہے بلکہ پورے جسم کو تقسیم بھی کرتا ہے۔ "آریکلز / ایٹریمز" خون وصول کرنے کا کام کرتے ہیں جبکہ "وینٹریکلز" خون منتقل کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

سب سے پہلے "دایاں آریکل / ایٹریم" جسم سے گندا خون (بغیر آکسیجن والا خون) وصول کرنے کے بعد سکڑتا ہے اور خون کو "دائیں وینٹریکل" میں منتقل کر دیتا ہے۔ "دائیں آریکل / ایٹریم" اور "دائیں وینٹریکل" کے درمیان ایک وال (Valve) ہوتا ہے، جو خون کو واپس جانے نہیں دیتا۔ "دایاں وینٹریکل" سکڑنے کے بعد اپنا سارا گندا خون (Deoxygenated blood) پلمونری شریانوں (Pulmonary arteries) کے ذریعے پھیپھڑوں (Lungs) میں منتقل کر دیتا ہے۔ پھیپھڑوں سے خون صاف ہو کر وَریدوں یعنی رگوں (Pulmonary veins) کے ذریعے "بائیں آریکل / ایٹریم" میں پہنچ جاتا ہے اور "بایاں آریکل" صاف خون کو وال

کے راستے سے "بائیں وینٹریکل" میں بھیج دیتا ہے۔" بائیں وینٹریکل "سے سارا خون شاہ رگ (Aorta) کے ذریعے سارے جسم کو تقسیم ہوتا ہے۔ (سبحان اللہ بڑا ہی عجیب نظام ہے۔)

اگر دل صحیح کام کرتا رہے اور سارے جسم تک خون سپلائی کرتا رہے تو انسان صحت مند رہتا ہے۔ اسکے لئے دل کی دھڑکن کا درست کام کرنا ضروری ہے۔ ذکر قلبی کی برکت سے دھڑکن فعال کام کرنے لگتی ہے۔ جس طرح کسی چیز پر جب اللہ کا نام لیکر دم کیا جاتا ہے تو اس میں شفا پیدا ہو جاتی ہے، تو جو دھڑکن اور خون سفر کرتے ہوئے اللہ کا ذکر سنے، تو اس میں نہ صرف شفا پیدا ہو گی جو سارے جسم تک پہنچے گی بلکہ ایک روحانی قوت بھی بیدار ہو گی جو دل کے علوم کو بیدار کرے گی۔ لہٰذا ذکر قلبی پر استقامت اختیار کی جائے اور یہ دنیا کے مقاصد کیلئے نہ ہو بلکہ مقصد اللہ رب کریم کی رضا ہو دنیا کے سارے فوائد از خود حاصل ہو جائیں گے۔ ذکر قلبی سے تعلق رکھنے والے تمام ڈاکٹرز اور میڈیکل کے طلبہ سے گزارش کی جاتی ہے کہ اس موضوع پر تجربات کر کے جدید تحقیقات کو سامنے لائیں۔ چند ایسے افراد کے دلوں کا معائنہ کریں جو کہ ذکر قلبی کرنے والے ہوں اور کچھ عام مسلمان ہوں، پھر دیکھیں کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

مرنے کے بعد ذِکر قلبی

اب آپ کے سامنے ایک ایسی بات کا انکشاف کرنے جارہا ہوں جسے شاید آپ کی عقل تسلیم نہ کرے مگر یہ ہے حقیقت کہ جو لوگ ذِکر قلبی کثرت سے کرتے ہیں ان خوش نصیب حضرات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انعام بھی ملتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی ان کا دل مردہ نہیں ہوتا، موت کے بعد بھی دل اللہ، اللہ، اللہ کر رہا ہوتا ہے۔ یہ بات میں ایسے ہی نہیں کہہ رہا، کئی لوگ حتیٰ کہ ڈاکٹرز بھی اس بات کے چشم دید گواہ ہیں۔ چند واقعات سپردِ قلم کئے جاتے ہیں:

(1) حضرت قاری خان محمد صاحب پنہور رحمۃ اللہ علیہ جو کہ 1952 سے نصیر آباد میں تقریباً 50 سال تک قرآت و تجوید کا درس دیتے رہے، ساتھ ساتھ ذِکر قلبی اور سلوک کی منزلیں بھی طے کرتے رہے۔ آپ حضرت مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے بعد ازاں سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ اور سجن سائیں مدظلہ العالی کے خلیفہ بھی رہے۔ آخری عمر میں مختلف بیماریوں میں مبتلاء رہے جس کی وجہ سے آپ کو کراچی کے الشفاء ہاسپٹل میں داخل کروایا گیا۔ آپ کے بڑے صاحبزادے قاری عبد الرحمن صاحب اس واقعہ کو کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ بیماری کے دوران بھی والد صاحب پر ذِکر و جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی اور آپ نے وصال بھی اسی حالت میں فرمایا، بعد از وصال بھی آپ کا قلب محوِ حرکت تھا۔ ڈاکٹرز حیران و ششدر تھے اور (Death) سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کر رہے تھے۔ ڈاکٹروں کو لاکھ سمجھایا گیا کہ یہ اللہ والے کی انگلی کا کمال ہے۔ (جسکے لگنے سے دل جاری ہو گیا تھا) مگر ڈاکٹر تھے کہ ماننے کیلئے تیار ہی نہ تھے، یہاں تک کہ ایک سینئر ڈاکٹر نے آکر دوسرے ڈاکٹرز کو سمجھایا کہ یہ واقعی وفات پا چکے ہیں کیونکہ ایسے کیس میرے پاس پہلے بھی آچکے ہیں، یہ اللہ کے کامل ولی کے فیض کا اثر ہے۔ بہر کیف اس سینئر سرجن کے کہنے پر ڈاکٹرز سرٹیفکیٹ دینے پر رضا مند ہو گئے۔ نیز قاری صاحب نے بتایا کہ دورانِ غسل اور سپردِ خاک کرتے وقت ذِکر کی رفتار میں مزید تیزی آچکی تھی۔

(2) اب آپ کے سامنے ایک ایسا واقعہ پیش کرنے جا رہا ہوں جسے پڑھ کر نہ صرف آپ کو حیرت ہو گی بلکہ اہل ذِکر کی عظمت کو بھی تسلیم کرنا پڑھے گا۔ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کے ایک پیارے خلیفہ محترم احمد شہریار طاہری جو کہ پاکستان نیوی میں بطور پائلٹ اپنی خدمات سر انجام دیا کرتے تھے۔ موصوف نے سائیں خلیفہ رحمت اللہ قریشی صاحب کے توسط سے حضور قبلہ عالم تک رسائی حاصل کی تھی۔ ہُوا یُوں کہ ایک مرتبہ اپنی ڈیوٹی سر انجام دیتے ہوئے جہاز کی کسی خرابی کی وجہ سے سمندر میں جا گرے اور شہید ہو گئے لیکن حسنِ اتفاق کہ آپ کی نعش کسی کو نہ مل سکی اور

چار(4) مہینے بعد کہیں جاکر غوطہ خوروں نے آپ کے جسد کو بر آمد کیا لیکن حیرانی کی بات تو یہ تھی کہ اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی آپ کا جسم بالکل صحیح سلامت تھا۔ نمازِ جنازہ کی خبر جنگ اخبار میں بڑی خبر کے طور پر شائع ہوئی اور کئی احباب نے اپنی آنکھوں کو خدا کے اس ذاکر کے دیدار سے فیضیاب کیا، جن میں محترم شبیر نیازی صاحب بھی شامل ہیں۔

(3) محترم شیخ محمد اقبال لاسی طاہری صاحب کے والد محترم جناب حاجی شیخ محمد ابراہیم لاسی صاحب کی وفات کچھ عرصہ پہلے کتیانا ہاسپٹل کھارادر میں ہوئی، وفات کے بعد بھی آپ کا قلب جاری تھا جسکا مشاہدہ ڈاکٹرز نے بھی کیا۔

(4) عاجز کی بڑی والدہ کا حال ہی میں انتقال ہوا، جب ہم ہسپتال سے گھر لائے تو محلے کی خواتین حیران تھی کہ قلب اور دماغ کی رگیں حرکت کرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

ذِکر قلبی کی اجازت

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وَمِنْ شَرْطِ الذِّكْرِ اَنْ يَّاْخُذَهُ الذَّاكِرُ بِالتَّلْقِيْنِ مِنْ اَهْلِ الذِّكْرِ۔

ذِکر کی شرائط میں یہ بھی ہے کہ ذِکر کرنے والا اہل ذِکر (اللہ والے) سے ذِکر کرنے کی اجازت حاصل کرے۔[60]

ذِکرِ قلبی کرنے کیلئے سب سے پہلے تو کسی کامل ولی یا انکے خلفاء سے اجازت لینا ضروری ہے، چاہے وہ انگلی رکھ کر اجازت دیں یا زبان سے کہہ دیں کہ آپ کو ذِکر قلبی کرنے کی اجازت ہے کیونکہ کوئی کام بھی استاد کی اجازت اور رہنمائی کے بغیر زیادہ فائدہ مند ثابت نہیں ہوتا اور اس میں نقصان کا

[60](روح البیان: باب سورۃ الرعد آیت 29، جز4ص 374)

بھی اِمکان ہوتا ہے۔جب اولیاء اللہ اس کی اجازت دیتے ہیں توساتھ خصوصی توجہ بھی فرماتے ہیں ،جس سے ذِکر کی منازل طے کرنے میں معاونت نصیب ہوتی ہے۔

ذِکر قلبی کرنے کاطریقہ

ذِکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں جانب سینے کے اندر انسان کا دل ہے۔اس میں اسم ذات کاخیال رکھاجائے۔ جس طرح ہمیں پیاس لگتی ہے توہمارا خیال پانی کی طرف ہوجاتاہے یاہم کسی گاڑی کے انتظار میں کھڑے ہوں تو زبان سے گاڑی ، گاڑی نہیں پکارتے بلکہ ہمارا خیال گاڑی کی طرف ہوتاہے اور جس طرف سے گاڑی نے آنا ہوتاہے اس طرف بھی ہمارا خیال ہوتاہے۔بالکل اسی طرح اپنے دل کی طرف توجہ کرنا کہ دل میں جو دھڑکن محسوس ہورہی ہے وہ دَھک دَھک نہیں کررہی بلکہ ہر دھڑکن کے ساتھ اللہ ، اللہ ہورہاہے اورزبان خاموش رہے۔یہاں تک کہ یہ خیال چلتے ،پھرتے ،اٹھتے ،بیٹھتے، کھاتے ،پیتے اور کام کاج کرتے ہوئے یعنی ہر وقت ذہن میں رہے۔واضح رہے کہ اس کیلیئے وضو کی بھی کوئی شرط نہیں اور نہ ہی تنہائی ضروری ہے اور اگر کبھی یہ خیال بھول جائیں تو پریشان نہ ہوں بلکہ دوبارہ اس خیال کو دل میں لے آئیں یہاں تک کہ جتنی دفعہ بھی بھولیں اتنی ہی بار پھر شروع کردیں کیونکہ ذِکر بھی بغیر فکر کے زیادہ سود مند نہیں ہوتا۔اگر آپ نے اس ذِکر کو کچھ دن سچی لگن اور شوق وذوق سے کیاتویقین جانیں یہ دل زندہ ہوجائے گا پھر آپ کو اسے یاد دلانے کی ضرورت تک پیش نہیں آئے گی اور یہ دل از خود ہر وقت ذِکر کرنا شروع کردے گا حتیٰ کہ آپ اگر سو بھی رہے ہوں گے تب بھی آپ کا دل ذِکر قلبی کررہاہو گا۔صرف یہی نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی دل ذِکر کرتا رہے گا۔اس بات کا مشاہدہ نہ صرف فقراء بلکہ بہت سارے ڈاکٹرز بھی کرچکے ہیں ۔مزید تفصیلات کیلیئے،کراماتِ طاہریہ کا مطالعہ فرمائیں ۔یہ کتاب انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے(www.Zikar.com)

ذِکر قلبی کو یاد رکھنے کے چند طریقے

ذِکر حاصل کرنے کے بعد انسان اکثر ذِکر قلبی کرنا بھول جاتا ہے، کیونکہ یہ انسان کی فطرت ہے۔۔۔ جب بھی ایسا ہو تو، دوبارہ ذِکر کرنا شروع کر دیا جائے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ — اور یاد کرو اپنے رب کو جب تم بھول جاؤ۔[61]

جب تک دل ذِکر قلبی کرنے کا صحیح طور پر عادی نہ ہو جائے تب تک اسے یاد دلاتے رہنے کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں، جن کے ذریعے اپنے لئے آسانی پیدا کی جا سکتی ہے۔ مثلاً

(1) کسی دوسرے کام کو ذِکرِ قلبی کے ساتھ ملا لیا جائے، مثلاً شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو آپس میں ملانے اور جدا کرنے کا عمل مسلسل کرتے رہیں اور دل کی طرف تصور کریں کہ ذِکر ہو رہا ہے۔ جب بھی آپ یہ عمل دہرائیں گے حیرت انگیز طور پر ذِکر قلبی شروع ہو جائے گا۔[62]

(2) پرندوں کی آواز سنتے ہی تصور کریں کہ وہ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کر رہے ہیں اور یہ ہے بھی حقیقت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ۔۔۔ — کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟ کہ بے شک اللہ ہی ہے جس کی تسبیح بیان کرتے ہیں سارے آسمانوں والے اور زمین والے اور پرندے پر پھیلائے ہوئے۔[63]

---

[61] (سورہ کہف آیت 24)

[62] یہ طریقہ عاجز کے بڑے بھائی مرحوم محمد عاشق طاہری نے عاجز کو بتایا تھا۔ اللہ رب کریم ان کے درجات کو مزید بلندی عطا فرمائے۔ (آمین)

[63] (سورہ نور آیت 41)

سنا اہل بصیرت سے پرندے ذِکر کرتے ہیں ادھر جنگل میں سارے درندے ذِکر کرتے ہیں

خدا کی یاد سے غافل نہیں دنیا میں شے کوئی فقط انسان غافل ہے اگر غافل جو ہے کوئی

(3) اگر کبھی غیر ارادی طور پر کہیں سے گانے کی آواز، کسی ڈھول باجے کا ساز، یا اس قسم کی کوئی اور آواز آپ کے کانوں تک رسائی حاصل کر لے، تب بھی آپ فوراً یہ تصور کریں کہ وہ بھی ذِکر کر رہی ہے اور اپنے دل میں ذِکر قلبی کرنا شروع کر دیں۔

نوٹ: ۔اس سے یہ ہر گز مراد نہیں کہ آپ جان بوجھ کر گانے سننا شروع کر دیں یا یہ کہ یہ کوئی اچھی چیز ہے۔ یہاں اس سے مراد اگر چلتے پھرتے یا گاڑی میں سفر کرتے ہوئے گانے کی آواز آپ کے کانوں میں آئے تو دوسرے خیالات کے بجائے ذِکر قلبی کا خیال اپنے دل میں لائیں اور دل کو زندہ کرنے کی کوشش کریں یعنی منفی کام سے بھی مثبت فائدہ حاصل کریں۔

(4) کوئی ایسی چیز جو اکثر آپ کے سامنے رہتی ہو اس پر بڑے اور خوبصورت انداز میں لفظ (اللہ) لکھ دیں۔ جیسے ہی آپ کی نظر اس پر پڑے گی، دل میں اللہ، اللہ شروع ہو جائے گا۔

(5) موبائل فون کی اسکرین پر کوئی ایسی تصویر لگا دیں جس پر لفظِ اللہ لکھا ہوا ہو۔

(6) کانٹے والی گھڑی کو بغور سماعت کریں اور یہ تصور کریں کہ سیکنڈ والی سوئی ہر سیکنڈ کے ساتھ ذِکر کر رہی ہے۔

(7) جب کھانا کھائیں تو لقمہ اچھی طرح چبائیں اور غور کریں آپ کے دانت اللہ کا ذِکر کر رہے ہیں۔ کھانا بھی کھاتے رہیں، ذِکر بھی کرتے رہیں۔ اگر اسے ایک تیر سے دو شکار کہا جائے تو بیجا نہ ہو گا۔

(8) جس وقت آپ پیدل چل رہے ہوں یا سیڑیوں پر چڑھ رہے ہوں، ہر قدم پر غور کرنے سے آپ کو اللہ کا ذِکر سنائی دے گا۔ اس طرح سفر بھی ہوتا رہے گا اور ذِکر بھی ہوتا رہے گا۔

یہ چند طریقے ہیں جو عاجز کی سمجھ میں آئے، ممکن ہے کہ درست نہ بھی ہوں لیکن آپ اس پر مزید غور وفکر کریں اور کوئی بھی ایسا طریقہ (اپنی سہولت کے مطابق) بنالیں کہ جس پر عمل کرتے ہوئے دل کو زندہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور جب دل زندہ ہو جائے گا تو پھر کسی اور طریقے کی ضرورت نہیں پڑے گی دل اَز خود ذِکر کرنے میں مشغول (Busy) رہے گا۔

مراقبہ (Meditation)

لفظ مراقبہ کوئی مصادر سے ماخوذ کیا گیا ہے جن میں سے ایک "مرقوب" ہے جس کے معنی ہیں "محافظت اور نگہبانی" مراقبے کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے خیال کو ایک خاص وقت تک مکمل توجہ اور انہماک (Concentration) کے ساتھ کسی ایک نقطے پر اس طرح مرکوز کرنا کہ عقل اور حواسِ خمسہ اس توجہ کے تابع ہو جائیں یہاں تک کہ جس چیز کی طرف دھیان لگایا گیا ہو، اس کا خیال دل میں نقش ہو جائے اور اگر وہ شئے یا ذات سامنے موجود نہیں، تو اس کا پختہ تصور حاصل ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کسی ایک تصور میں اس طرح مستغرق ہونا کہ کسی اور شئے کا خیال تک نہ آنے پائے مراقبہ کہلاتا ہے۔ روحانیت میں وہ نقطہ اللہ رب العزت کی ذات ہے مگر اس نقطے تک پہنچنے کی لئے اس سے پہلے کچھ اور نقطے بھی ہیں مثلاً آپ ﷺ اور مرشد کامل۔

صوفیاء کرام نے مراقبے کی مختلف اقسام بیان کی ہیں اور یہ تمام سلاسل میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ طاہریہ میں جو مراقبہ مروج ہے۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ چند لمحوں کیلئے آنکھیں بند کر کے ذِکر قلبی کی طرف توجہ کریں اور آپ ﷺ کے فیض کو مرشد کے سینے سے نورانی صورت میں اپنے سینے میں منتقل ہوتا محسوس کریں۔ حدیث مبارکہ میں مراقبے کے بارے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت کے باغات سے گزرو، تو خوب کھا لیا کرو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جنت کے باغات (دنیا میں) کیا ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ باغات حلقہ ذکر ہیں۔[64]

مراقبے کا طریقہ اور آداب

مراقبہ انفرادی طور پر بھی کیا جاسکتا ہے اور کچھ دوست مل کر بھی کرسکتے ہیں ۔اگر آپ اکیلے ہوں تو ہر روز کم از کم 10 سے 15 منٹ کیلئے قبلہ رو ہو کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں اور دل کی طرف تصور کریں کہ آپ کا دل اللہ، اللہ، پکار رہا ہے، زبان خاموش رہے۔ حضور ﷺ کے روضہ انور کا تصور کریں کہ وہاں سے ایک نورانی شعاع نکل کر مشائخ نقشبندیہ کے سینوں سے ہوتی ہوئی مرشدِ کریم کے سینے سے آپ کے سینے میں منتقل ہو رہی ہے اور آپ کا دل روشن اور منور ہو رہا ہے۔ اپنی موت اور قبر کو بھی یاد رکھیں

اگر اجتماعی انداز میں مراقبہ کرنا مقصود ہو تو، تمام دوست با وضو ہو کر گول دائرے کی صورت میں بیٹھیں ۔واضح رہے کہ صحیح انداز میں گول دائرہ بنانا ضروری ہے۔ تمام دوست ختم

---

[64] (سنن الترمذی: ابواب الدعوات، باب: ماجاء عقد التسبیح بالید، جز5 ص532 حدیث3510)
(مسند احمد بن حنبل مخرجا: مسند المکثرین من الصحابۃ۔ مسند انس بن مالک، جز19 ص498 حدیث12523)

شریف پڑھیں (اول، آخر درود شریف۔ سورہ فاتحہ گیارہ مرتبہ۔ سورہ قریش گیارہ مرتبہ۔ سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ ۔25مرتبہ (اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ)۔اگر یہ نہ ہوسکے تو اول، آخر درود شریف۔ سورہ فاتحہ 1 اور سورہ اخلاص 11 مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے آپ ﷺ کی جناب میں ہدیۃً، تحفۃً پیش کریں اور آپ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تمام انبیاء کرام، صحابہ کرام، تمام بزرگانِ دین خصوصاً مشائخ نقشبند کی ارواح کو پیش کرتے ہوئے حضور سوہنا سائیں نوراللہ مرقدہم کی روح کو پیش کریں۔ نئے دوستوں کو مراقبے کے بارے میں بتائیں۔ سر کو گھٹنوں پر رکھیں اور آنکھیں بند کرلیں۔ یاد رہے آنکھیں بند کرنا ضروری ہے ورنہ صحیح فائدہ نہیں ہوگا۔ کوئی ایک دوست بلند آواز (حسب ضرورت) سے اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھے اور کوئی آیت تلاوت کرے مثلاً اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ اور پھر موٹے دانوں والی تسبیح بجانا شروع کرے۔[65] اس کی آواز کو ٹھک ٹھک نہ سمجھیں بلکہ یہ تصور کریں کہ یہ تسبیح اپنی زبان میں اللہ، اللہ کر رہی ہے اور اپنے دل کی دھڑکن کو اس کے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔ اسی دوران باآوازِ بلند۔۔۔ حمد، نعت، منقبت یا کوئی نصیحت آموز اشعار پڑھتے رہیں۔ اپنے گناہوں کو یاد کرتے ہوئے اللہ کے حضور مغفرت طلب کریں اور اپنی موت کو یاد کریں۔ تصور کریں کہ ایک خوبصورت روشنی حضور ﷺ کے روضہ اطہر سے نکل کر مشائخ نقشبند کے سینے سے ہوتی ہوئی سیدی و مرشدی محبوب سجن سائیں کے سینے سے آپ کے سینے میں آرہی ہے اور آپ کا دل روشن اور منور ہو رہا ہے اور اللہ، اللہ پکار رہا ہے۔

اللہ، اللہ، اللہ

[65] یہ تسبیح تعلیم کیلئے ہے اسکی ابتداء سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ حضرت دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔

مراقبہ اور میڈیکل سائنس

یہ بات بخوبی آپ کے علم میں ہے کہ آج کا دور، جدید سائنس(Modern Science)اور ٹیکنالوجی(Technology)کا دور ہے۔سائنس دان ایک طرف مادی میدانوں میں تحقیق کر رہے ہیں ،تو دوسری جانب کسی حد تک تصوف،روحانیت(Spiritualism)اور پراسرار علوم بھی تحقیق کا حصہ بنتے جارہے ہیں اور وہ اسے بھی مادی فوائد کیلئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

جدید میڈیکل سائنس مختلف بیماریوں کے علاج خصوصًا ڈپریشن، ٹینشن اور اسٹریس سے نجات اور خود پر کنٹرول، مضبوط قوتِ ارادی اور دیگر فوائد کے حصول کیلئے مراقبے پر تجربات کر رہی ہے، جس پر کافی حد تک کامیابی بھی حاصل کر لی گئی ہے۔ مراقبے کی مندرجہ ذیل صورتیں دنیا میں رائج ہیں۔

یوگا:(Yoga)۔یوگا ایک قدیم طریقہ مراقبہ ہے جس کی ابتدا بدھ مت سے ہوئی اور دور حاضر میں اس پر تحقیقات کرنے کے بعد بصورت جدید دنیا میں رائج ہے۔دنیا میں یوگا کی باقاعدہ کلاسز اور کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس میں اس کے بارے میں مکمل معلومات اور فوائد کے ساتھ ساتھ مشقیں بھی کروائی جاتی ہیں جن میں ایک مخصوص صورت میں بیٹھنے کے بعد آنکھیں بند کر کے خوبصورت مناظر کا تصور کرنے کا کہا جاتا ہے اور کسی ایک نقطے پر توجہ مرکوز کرنا سکھایا جاتا ہے۔چند ماہ کی مشقوں کے بعد تربیت حاصل کرنے والے اپنے وجود میں مختلف تبدیلیاں محسوس کرتے ہیں اور نہ صرف صحت یاب ہو جاتے ہیں بلکہ کچھ اور مادی فوائد بھی حاصل کر لیتے ہیں۔

ریکی:۔یہ بھی ایک سائنسی اور نفسیاتی طریقہ علاج ہے۔جس میں معالج مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر آنکھیں بند کرواتا ہے اور پھر مریض کے سر یا کندھوں پر ہاتھ رکھنے کے بعد معالج مریض سے کہتا ہے کہ آپ یہ تصور کریں کہ آپ کو مجھ سے شفا مل رہی ہے۔کچھ پڑنے کے بعد

مریض پر دم بھی کیا جاتا ہے۔ریکی کے ذریعے علاج کرنے والے معالج کو "ریکی ہیلر "کہا جاتا ہے۔اس طریقہ علاج سے بھی لوگ شفایاب ہورہے ہیں۔

ٹیلی پیتھی:۔یہ بھی ایک علم ہے جس میں مختلف مشقوں کے ذریعے ارتکاز کی صلاحیت کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ شمع بینی بھی اسی کا حصہ ہے،جس میں موم بتی پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔اس علم کے ذریعے خیالات کی ترسیل،ماضی،حال اور مستقبل کی معلومات اور قریب ونزدیک کے واقعات معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن یہ علم حاصل کرنا بہت مشکل اور خطرناک ہے کیونکہ اس علم کو حاصل کرنے والا سخت بیمار، جنون اور پاگل پن کا شکار بھی ہو سکتا ہے۔

المختصران تمام صورتوں سے معلوم ہوا کہ مراقبہ دنیا میں مختلف انداز میں موجود ہے جس سے لوگ مادی فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ ڈاکٹرز اور سائنسدان بھی ان پر تحقیقات کر رہے ہیں۔[66] لیکن جو حقیقی مراقبہ ہے،اس سے مراد صرف مادی فوائد حاصل کرنا نہیں بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور معرفت حاصل کرنا ہے،مادی فوائد تو خودبخود مل جائیں گے۔ حقیقی مراقبہ زندگی کے مقاصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔لہذا مراقبے کی طرف مستقل مزاجی سے توجہ دی جائے تاکہ دنیااور آخرت میں کامیابی کا حصول ممکن بن سکے۔

ذِکر قلبی اور مراقبے کے فوائد

ذِکر قلبی کے فوائد کیاہیں؟

ایسے مسلمان جو صرف کلمہ پڑھنے کی حد تک یا چند سورتوں کو یاد کر کے نماز کی ادائیگی رسم اور حجت کے طور پر کرتے ہیں وہ نہ صرف اللہ کی یاد سے غافل ہیں بلکہ اپنی پیدائش اور دنیا میں

---

66 اگر آپ مزید معلومات حاصل کرناچاہیں توانٹرنیٹ پر Meditation لکھ کر سرچ کریں ۔

آنے کے مقصد تک کو بھی نہیں جانتے۔ایسے مسلمانوں سے اگر ذِکر کا کہا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ذِکر کیوں کریں؟ہمیں کیا فائدہ ہو گا؟

ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

خِرد نے کہہ بھی دیا "لا الہ" تو کیا حاصل   دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

پیارے بھائیو!دوسری بات یہ کہ ذِکر قلبی نہ صرف آخرت میں بے شمار اجر و ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے،بلکہ اس دنیا میں بھی لاتعداد فوائد کا حامل ہے۔ذِکر قلبی کے فوائد کا حقیقی علم تو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو ہی ہے مگر چند فوائد درجہ ذیل ہیں۔

دنیا میں فوائد

* ذِکر قلبی اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث بنتا ہے۔
* ذِکر قلبی سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے جو اسلام کی روح ہے۔
* ذِکر قلبی کی برکت سے احکام الٰہی اور سنت نبوی کی ادائیگی میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔
* ذِکر قلبی سے انسان میں معرفت کے دروازے کھلتے ہیں۔
* ذِکر قلبی سے ذاکر پر دنیا کی حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔
* ذِکر قلبی سے دل کی آنکھیں اور کان بھی کھل جائیں گے۔
* ذِکر قلبی کی برکت سے آپ پر قدرت کے راز کھلنا شروع ہو جائیں گے۔
* ذِکر قلبی سے انسان کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے۔
* ذِکر قلبی کرنے سے آپ کو قدرتی سکون،اطمینان اور لطف حاصل ہو گا۔
* ذِکر قلبی کرنے والے کا تذِکرہ آسمانوں میں کیا جاتا ہے۔
* ذِکر قلبی دل کے زنگ کو صاف کرتا ہے۔

* ذِکر قلبی دل کو روشن و منور اور چہرے کو نورانی بنا دیتا ہے۔
* ذِکر قلبی کرنے والوں کے دل بغض، کینہ، حسد، ریا، نفرت، حرص اور ہوس سے پاک ہو جاتے ہیں۔
* ذِکر قلبی شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔
* ذِکر قلبی دل کی پریشانیوں، دکھوں، ٹینشن، ڈپریشن، اسٹریس، غم اور فکر سے نجات دلاتا ہے۔
* ذِکر قلبی دل کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
* ذِکر قلبی توجہ کو مرکوز کرنے میں مدد دیتا ہے
* ذِکر قلبی مضبوط قوت ارادی حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔
* ذِکر قلبی رزق میں خیر و برکت لاتا ہے۔
* ذِکر قلبی کرنے سے مسائل حل ہوتے ہیں۔

آخرت میں فوائد

* ذِکر قلبی کرنے والے عذاب قبر سے محفوظ رہیں گے۔
* ذِکر قلبی کی برکت سے انسان قیامت کے دن حسرت اور افسوس سے بچ جائے گا۔
* ذِکر قلبی کی برکت سے قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ نصیب ہو گا۔
* ذِکر قلبی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرائے گا۔ اس سے بڑی کوئی دولت، کوئی انعام ہو نہیں سکتا اور جسے یہ سعادت مل جائے تو اس سے بڑا خوش نصیب بھلا کون ہو گا۔

نوٹ:۔ صرف فوائد پڑھ لینے سے کچھ نہیں ملنے والا۔ ان تمام فوائد کو حاصل کرنے کیلئے مخلص ہو کر کثرت سے ذِکر قلبی کرنا بھی ضروری ہے اور یاد رہے کہ ذِکر قلبی صرف اِن مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے نہ کریں بلکہ مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہو، یہ چیزیں تو خود ہی مل جائیں گی ۔

اللہ، اللہ، اللہ

خلاصہ کلام

یہ قصہِ لطیف ابھی نا تمام ہے　　　　　جو کچھ بیاں ہوا، وہ آغازِ باب تھا

اللہ تعالیٰ کا ذِکر کسی بھی طرح کیا جائے وہ باعثِ برکت اور اللہ رب العزت کی خوشنودی کا ذریعہ ہے مگر جو مقام و مرتبہ ذِکر قلبی کا ہے وہ کسی کا نہیں کیونکہ جس کثرت اور آسانی سے ذِکر قلبی کیا جاسکتا ہے کوئی اور ذِکر نہیں ہو سکتا۔ لہذا تمام پڑھنے والوں کو دعوت ہے کہ عاجز کے مرشد کامل حضور قبلہ عالم محبوب سجن سائیں (دامت برکاتهم العاليه) سے اس کی اجازت لیکر اخلاص کے ساتھ ذِکر قلبی کر کے دیکھیں اور پھر اس کے فوائد خود محسوس کریں۔ اس کے لئے مرید ہونا شرط نہیں اور اگر کوئی ہونا چاہے تو اچھی بات ہے، کیونکہ مرشد کی توجہ مرید پر زیادہ ہوتی ہے، جس سے منازل کو طے کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے، خواجہ محبوب سجن سائیں کی کتاب "جلوہ گاہِ دوست" کا مطالعہ فرمائیں۔

اس کتاب میں مجھ طالب علم سے کوئی غلطی یا کوتاہی ہو گئی ہو تو عاجز اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہوئے یہ دعا کرتا ہے کہ وہ پاک ذات درگزر فرماتے ہوئے اس کاوش کو اپنی جناب میں درجہ مقبولیت سے سرفراز فرمائے اور عاجز سمیت تمام پڑھنے والوں کو نہ صرف اخلاص سے ذِکر قلبی اور مراقبہ کرتے رہنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے بلکہ اِس پیغام کو دنیا کے ہر انسان تک پہنچانے کا عملی جذبہ بھی مرحمت فرماتے ہوئے ہمیں اسلام کی خدمت کے لئے قبول فرمائے۔ (آمین)

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی	میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی (اقبال)
ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو	تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے (اقبال)
یہ جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی	حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (مرزا غالب)

والسلام

محمد صدیق طاہری غفرلہ

اسلامک سینٹر کراچی

شیخ کامل کا تعارف

اللہ رب کریم کی طرف سے انسان کی ہدایت کیلیئے دنیا کے اس چمن میں کئی مہکتے پھول انبیاء کرام کی صورت میں جلوہ گر ہوتے رہے یہاں تک کہ اس منصبِ رسالت کی آخری قندیل، حضور بنی کریم ﷺ کی صورت میں تمام عالمین کے لئے ایک تحفے کی صورت میں عطا کی گئی، جس ہستی نے نہ صرف گمراہوں کو نورِہدایت سے روشناس کرایا بلکہ تمام انسانیت تک اُس پیغام (توحید ،رسالت، معرفت الٰہی، امن اور اصلاح وغیرہ) کو پہنچانے کیلیئے اپنے پیارے صحابہ کرام کو منتخب فرمایا۔ اس عظیم مشن کا یہ کارواں صحابہ سے تابعین اور اِن سے تبع تابعین پھر اولیاء اللہ اور علمائے ربانیین کی سرپرستی میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا جو، اب بھی جاری وساری ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اللہ کے ان نیک بندوں نے وہ عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ آج بھی دنیا حیران ہے۔

ہر دور کی طرح اِس دور میں بھی کئی اولیاء کرام موجود ہیں، جو نہ صرف غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں بلکہ مسلمانوں کی اصلاح اور اتحاد کیلیئے بھی سرگرم عمل ہیں۔ انہی میں سے ایک شخصیت سندھ کے مشہور پیر کامل خواجہ محمد طاہر المعروف سجن سائیں مدظلہ العالی کی بھی ہے۔ یہ وہ ہستی ہیں جو نہ صرف اپنی ذات میں انجمن ہیں بلکہ کئی دھڑکتے دلوں کا چین و قرار بھی۔۔۔۔ جو نہ صرف شریعت کے عالم وعامل ہیں بلکہ طریقت کی منازل سے آشنا بھی۔۔۔۔ جو نہ صرف ظاہری حسین ہیں بلکہ باطنی جمیل بھی۔۔۔۔ جو نہ صرف دنیا سے واقف ہیں بلکہ دلوں کے رازوں سے آگاہ بھی۔۔۔۔ جو نہ صرف ایک روحانی قائد ہیں بلکہ ایک کامیاب تاجر اور بزنس مین بھی۔۔۔۔ جنکا ظاہر باخلق اور باطن باخدا بھی۔۔۔۔ عزت، شہرت اور دولت ہونے کے باوجود عاجزی کا پیکر بھی۔۔۔۔ جنکی چال، جنکی ڈھال، جن کی گفتگو ہی نرالی ہے۔۔۔۔ جنکا نورانی اور حَسین چہرہ دل کو نہ صرف موہ لیتا ہے بلکہ اللہ کی یاد بھی دلاتا ہے۔۔۔۔

جنکا پیغام محبت کا ہے: اللہ رب کریم سے محبت ، آقا ﷺ سے محبت ،والدین سے محبت، مرشد سے محبت، خلق خدا سے محبت، انسان سے محبت، مسلمان سے محبت اور خود سے محبت۔۔

جنکا درس: فرائض کی پابندی، رضائے الٰہی، اتباعِ سنت، تزکیہ، ذکر قلبی، مراقبہ، پیدائش کا مقصد، انسان کی حقیقت، حقوق العباد ،عاجزی، دردِ دل، خدمتِ خلق، صحت وصفائی کے اصول ، آلودگی سے پاک ماحول، حصولِ علم، محنت، مثبت سوچ ، تجارت، برداشت، قانون کا احترام ، محاسبہ ، تبلیغ، سائنسی علوم سے استفادہ، مایوسی سے اجتناب، موت کی یاد اور اللہ کی رضا اور دیدار کی طلب۔

جنکی صحبت میں آنے سے کئی خوش نصیبوں کی نہ صرف سوچ و فکر میں انقلاب آیا بلکہ وہ اپنا رہن سہن، گفتار اور کردار بھی اسلام کے سانچے میں ڈھال چکے ہیں اور اب دوسروں کی اصلاح کے لئے میدانِ عمل میں سرگرم ہیں۔۔۔ خود نہ تھے جو راہ پر، اوروں کے حادی بن گئے۔۔۔

المختصر آپ کو بھی دعوت دی جاتی ہے کہ خود اپنی آنکھوں سے اِس ولی کامل کا نہ صرف دیدار کریں بلکہ گفتگو سے بھی مستفیض ہوں، پھر اپنے دل سے سوال کریں کہ وہ کیا کہتا ہے؟ مزید معلومات کیلئے:

www.Zikar.com www.Rtjpak.org www.Ustream.com/Islah TV

فرمان حضور قبلہ عالم محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی

اپنے دل کو جگائیں ،یہ بنیادی چیز ہے ،اس سے آپ کی زندگی بدل جائے گی، آپ کی سوچ بدل جائے گی، آپ کے اندر انکساری اور تواضع پیدا ہو گا، آپ کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو گی۔ آپ کو تاکید کی جاتی ہے کہ ذکر کرو، ذکر کرو ،ذکر کرو ،کثرت سے ذکر کرو ۔ (مرکز ٹول پلازہ کراچی)

شجرہ طیبہ مطہرہ سلسلہ عالیہ مشائخ نقشبندیہ طاہریہ

از کلام

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین خواجہ محمد طاہر بخشی المعروف سجن سائیں مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو سندھ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ھُوَطَبِیْبٌ لِّقُلُوْبِنَا وَ شَفِیْعٌ لِّذُنُوْبِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔

سب ثنا مخصوص ذات کبریا کے واسطے	رحمت العالمیں شافع جزا کے واسطے
ہو عطا صدق و صفا صدیق اکبر کے طفیل	حُب اپنی کر عطا اس با وفا کے واسطے
صدقے سلماں فارسی کے ہو کرم تیرا کریم	حضرت قاسم امام الاولیا کے واسطے
نفس ہو مغلوب حضرت سید جعفر طفیل	قطب عالم با یزید بادشاہ کے واسطے
خواجہ خرقانی ابو الحسن شہنشاہِ اولیا ء	پیر پیراں ابوالقاسم با خدا کے واسطے
صاحبِ فیض و فضیلت بو علی شیخ الورٰی	خواجہ بو یوسف دُلارے با وفا کے واسطے
خواجہ صاحب عبد الخالق غِجدَوانی اولیاء	شیخ عارف ریوگری اس حق نما کے واسطے
حضرت محمود صدقے عاقبت محمود ہو	پیر علی رامیتنی مردِ خدا کے واسطے
خواجہ بابا سماسی مردِ فا ضل با کمال	شاہ شمس الدین سیّد شہنشاہ کے واسطے
غو ث اعظم قطبِ عالم شہنشاہِ نقشبند	شاہ بہاالدین بخاری دلربا کے واسطے
دل میرا ہو اسم اعظم سے منور یا خدا	پیر علاؤالدین عابد بے ریا کے واسطے
حضرت یعقوب صدقے مشکلیں سب معاف ہوں	پیر عبید اللہ افضل اولیاء کے واسطے
حضرت زاہد کے صدقے زُہد کامل ہو نصیب	سائیں درویش محمد مُقتدا کے واسطے

خواجہ اٰمکنگی کے صدقے گریہ زاری ہو نصیب
شہنشاہِ اولیاء نائب جناب مصطفیٰ(ﷺ)
حضرت معصوم صدقے عشق کامل ہو نصیب
حضرت محسن کے صدقے معاف ہو میری خطا
شیخ حبیب اللہ شہید مرزا مظہر جانِ جہاں
بُو سعید شیخ احمد دہلوی غوث زماں
دوست تیرا یا الٰہی دوست محمد دِلربا
حضرت لعل شاہ اور سراج الدین پیر
فیض فضلی کا ہے برسا عجم عربستان پر
نائب خیر الوریٰ حضرت خواجہ محمد عبد الغفار
اَبرِرحمت شاہِ شفقت حضرت اللہ بخش سائیں
مال و ملکیت کی محبت قلب سے زائل کریں
شیخ کامل میں فنائیت اور محبت ہو نصیب
یا خدا در چھوڑ تیرا میں بتا جاؤں کہاں
شرّ شیطانی سے مجھ کو یا خدا محفوظ رکھ
تیری خوشنودی مقدم ہو صدا میرے لئے
ہیں نمازیں بے خشوع اور سجدے میرے بے قرار
تیری رَحمت اور شفقت کا بحر ہے بے کراں
مجھ کو رکھیو مفلسی سے دور در ہر دوسرا
عدو ہو مغلوب میرے دین و دنیا کے تمام

خواجہ محمد باقی باللہ با صفا کے واسطے
حضرت خواجہ مجدد مہرباں کے واسطے
خواجہ سیف الدین رہبر و رہنما کے واسطے
پیر کامل نور محمد پارسا کے واسطے
خیر خواہ خواجہ غلام علی خوش ادا کے واسطے
فاروقی احمد سعید شمس الہدیٰ کے واسطے
حضرت عثمان تارک ماسوا کے واسطے
دل کی ظلمت دور ہو ان مہ لقا کے واسطے
فضل ہو فضل علی فضل خدا کے واسطے
مہر ہو منظور مجھ پر مہرباں کے واسطے
یہ دعا مقبول ہو قطب الوریٰ کے واسطے
پیر ہادی اللہ آبادی بھَر جھلا کے واسطے
پیر بس راضی رہے اِس بے نوا کے واسطے
رَحم کر اے راحمیں اپنی سخا کے واسطے
نفس ہو مقہور میرا دائما کے واسطے
ہر عمل ہو بے ریا تیری رضا کے واسطے
مہر سے مقبول ہوں نور الہدیٰ کے واسطے
ایک قطرہ بخش دے صلِّ علیٰ کے واسطے
پوری کر سب حاجتیں اپنی سخا کے واسطے
کافی ہے بس فضل تیرا خاکِ پا کے واسطے

ہو عطا مجھ کو سعادت دین و دنیا کی تمام	سید الکونین خاتم الانبیاء کے واسطے
التجائیں (حضرت خواجہ) محمد طاہر کی ہوں سب مستجاب	جملہ کامل اولیاء اور اتقیاء کے واسطے

اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ الْکَرِیْم وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

نوٹ:۔ شجرہ عالیہ کو زبانی یاد کریں اور دن میں ایک مرتبہ شجرہ شریف کو لازمی پڑھیں۔

(محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی۔ مرکز ٹول پلازہ 15 شعبان المعظم 1434 ہجری = 2013)

قلب کی مثال فانوس اور اس کے دھڑکنے کی مثال شمع کی طرح ہے، جہاں شمع ہر وقت جلتی رہتی ہے جب شمع ذکر اللہ سے روشن ہو تو اس کی کرنیں ہر سو مہکتی بلکہ ماحول کو معطر بھی کرتی رہتی ہیں۔ جب اللہ کے ذکر کی صدائیں پتنگوں تک پہنچتی ہیں تو وہ اس کی طرف لپکتے ہیں اور دنیا و مافیہا کو بھول جاتے ہیں۔

انسانی قلب پورے جسم کا مرکز و محور ہے، جب کوئی شخص اللہ، اللہ (ذکر قلبی) کی صدائیں بلند کرتا ہے تو یہ ذکر خون میں گردش کرتے ہوئے اس کے وجودِ مسعود کو پاک و صاف کرتا ہے۔ پھر اس کی فکر تخریبی کے بجائے تعمیری بن جاتی ہے اور یہ مثبت سوچ انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔

ہمارے پیر و مرشد حضور سجن سائیں مد ظلہ العالی نے قلب کی اس بجھتی ہوئی شمع کو بیدار کیا ہے، انہوں نے اپنے حصے کی شمع روشن کر دی ہے اور اس کی کرنیں ہم تک پہنچا دی۔ اب ہمیں چاہیئے کہ اس گُل ہوتی شمع کو ذکر قلبی سے روشن کریں تا کہ اس کی پھوٹتی ہوئی روشنی سے معاشرے کی اصلاح کر سکیں. (حافظ خیر محمد طاہری، اسلامک سینٹر)

کتابیات

نام کتاب	مصنف / مولف / مرتب / مترجم
القرآن	
جمال القرآن	پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

کتب التفاسیر

نام کتاب	مصنف / مولف / مرتب / مترجم
تفسیر التستری	امام ابو محمد سہل بن عبداللہ التستری رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 283ھ)
احکام القرآن للجصاص	امام احمد بن علی ابو بکر الرازی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 370 ھ)
تفسیر السمرقندی	امام ابو اللیث نصر بن محمد السمر قندی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 373ھ)
التفسیر الوسیط للواحدی	امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 468 ھ)
تفسیر ابن عطیہ	امام ابو محمد عبد الحق بن غالب الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 542ھ)
تفسیر کبیر = تفسیر رازی	امام ابو عبداللہ محمد بن عمر فخرا لدین رازی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 606 ھ)
تفسیر قرطبی	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 671ھ)
البحر المحیط	امام ابو حیان محمد بن یوسف بن علی الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 745 ھ)
اللباب فی علوم الکتاب	امام ابو الحفص سراج الدین الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 775ھ)
تفسیر الثعالبی	امام ابو زید عبد الرحمن بن محمد الثعالبی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 875 ھ)
روح البیان	علامہ اسماعیل حقی بن مصطفی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 1127ھ)
تفسیر مظہری	علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفٰی 1225ھ)

کتب احادیث

نام کتاب	مصنف / مولف / مرتب / مترجم
صحیح بخاری شریف	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 256 ھ)
صحیح مسلم شریف	امام مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 261 ھ)
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی 275 ھ)
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفٰی 273 ھ)
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی279ھ)
مصنف ابی شیبہ	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ(المتوفٰی235ھ)

مسند احمد بن حنبل	امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 241 ھ)
الزھد لاحمد بن حنبل	امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 241ھ)
مسند عبداللہ بن مبارک	امام عبداللہ بن مبارک المروزی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ181ھ)
الزھد والرقائق	امام ابو عبد الرحمٰن عبداللہ بن مبارک المروزیرحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ 181ھ)
مسند / سنن الدارمي	امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الدارمیرحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ255ھ)
مسند ابویعلی	شیخ الاسلام ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ307ھ)
صحیح ابن حبان	امام محمد بن حبان بن احمد الدارمی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ354ھ)
المعجم الکبیر للطبرانی	امام ابو القاسم سلمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ 360ھ)
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ360ھ)
الفوائد المنتقاۃ	امام علی بن عمر ابوالحسن الحربی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 386ھ)
شعب الایمان	امام احمد بن الحسین بن علی الخسرانی ابو بکر البیھقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 458 ھ)
فتح الباری / المطالب العالیۃ	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ 852ھ)
الجامع الصغیر	امام عبد الرحمٰن بن ابی بکرجلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ911ھ)
جامع الاحادیث	امام عبد الرحمٰن بن ابی بکرجلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 911ھ)
کنزالعمال	علامہ علاؤ الدین علی بن حسام الھندی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ 975ھ)
مرقاۃ المفاتیح(شرح مشکوۃ)	ابو الحسن علی بن محمد (سلطان) محمد الھروی رحمۃاللہ علیہ (المتوفیٰ 1014ھ)

متفرقہ

الفتح الربانی	حضرت غوث اعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفیٰ 561ھ)
جلوہ گاہِ دوست	حضرت خواجہ محمد طاہر بخشی عباسی نقشبندی مدظلہ العالی
اللہ (واذکرواللہ)	ابو سارہ بن محمد (دی میسج پبلی کیشنز دبئی۔کراچی)
ذِکر الرحمٰن / راہِ حقیقت	مولانا حبیب الرحمن گبول بخشی طاہری صاحب
ذِکر اللہ	خلیفہ نور حسین بخشی طاہری صاحب
مخزنِ طریقت	علامہ پیر محمد ظفر عباس محمدی سیفی صاحب
فضائل ذِکر	حضرت مولانا الحافظ محمد زکریا صاحب
فیوض یزدانی	حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب



مصنف کا تعارف

محمد صدیق طاہری صاحب جامعہ علیمیہ اسلامیہ (اسلامک سینٹر) اور کراچی یونیورسٹی کے ایک طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ جدید و قدیم علوم کے حصول کے لئے کوشاں ہیں، اصلاحی اور فکری ذہنیت کے حامل ہیں۔ اسلام کو جدید انداز میں لوگوں تک پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں، انہیں تصوف سے بھی خاصہ لگاؤ ہے نیز مستقبل میں پی ایچ ڈی کرنے کا بھی سوچ رکھا ہے اور ٹیچنگ فیلڈ میں جانا چاہتے ہیں۔ تقریر و تصنیف اور کاؤنسلنگ کا شوق بچپن سے ہی ان کی شخصیت میں موجود ہے۔ موصوف رسالہ راہِ علم و عمل کے چیف ایڈیٹر بھی ہیں، جبکہ سیر و سیاحت بھی ان کا ایک مشغلہ ہے۔ بہر کیف یہ کتاب (ذکر قلبی) ان کی دوسری تصنیف ہے اور بہت ہی مدلل، آسان اور جدید انداز میں لکھی گئی کتاب ہے جو کہ انہوں نے آج سے تقریباً چار سال قبل (2013) لکھی تھی جب کہ اس وقت موصوف جامعہ علیمیہ اسلامیہ میں 3rd year کے طالب علم تھے۔ اس کتاب کو عام لوگوں کے علاوہ بہت سے اہل علم نے بھی سراہا ہے۔ اب اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بغیر کسی اضافے کے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ مؤلف کی پہلی کتاب "وجد اور تواجد" بھی دوسری مرتبہ شائع ہو رہی ہے۔ نیز تیسری تصنیف "تربیتِ والدین" کچھ عرصے بعد منظر عام پر آنے والی ہے۔ اللہ رب کریم انہیں اسی طرح مخلص ہو کر دین متین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین اسلام کے لئے انہیں قبول فرمائے۔ آمین

ہماری دیگر کُتب



محمد عمران طاہری رابطہ نمبر 0311-2001548